ماهنامه
سیدھا راستہ
لاهور
مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال
(جلد نمبر 33 شمارہ نمبر 2) ذیقعدہ 1443ھ جون 2022ء
سلام میں پہل کرنا
حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا: "سلام میں پہل کرنے والا شخص اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا سب سے زیادہ قریبی ہے۔"
مشکوۃ المصابیح حدیث نمبر 4646
فیضِ نگینہ جاری رہے گا
تیسرا سالانہ
عرس
بوقت صبح 9 تا سہ پہر 4 بجے
حضرت علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)
3 جولائی 2022 اتوار
خلیل احمد یوسفی
بشیر احمد یوسفی
FACEBOOK
عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کا بہترین ذریعہ
NAGINA TV
NAGINA
جامع مسجد نگینہ
977-A
(چائنہ) سکیم لاہور
0313-3333777
جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
480
0300-4274936

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دین اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لیے عام فہم اور آسان سلیس اردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دور جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا تینتیسواں سال

بیادگار

حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ

منیر احمد یوسفی

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

محمد اللہ دتہ یوسفی
منیر احمد یوسفی
بشیر احمد یوسفی
خلیل احمد یوسفی

بشیر احمد یوسفی
خلیل احمد یوسفی

حسن ترتیب

1 حمد باری تعالیٰ و نعت شریف 3
2 اداریہ۔ 4
3 تفسیر یوسفی۔ 6
4 برکات الاعداد فی آیات البینات۔ 17
5 معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ۔ 22
6 إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِينَ۔ 29
7 ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ ضرور کریں۔ 33
8 فتویٰ۔ 39
9 امثال القرآن۔ 43

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2500
عرب امارات و سعودی عرب	2500
انگلینڈ	3500
کینیڈا، امریکہ	3500
پاکستان	500

زیر انتظام صاحبزادہ والا شان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمرمی و یوسفی برادران

محمد اعظم طاہر ہاشمی یوسفی

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ "سیدھا راستہ" 480 بلاک I-، گجرپورہ (پاک ہیم) لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 0300-4274936

ڈرافٹ اور چیک کے لیے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلیشر خلیل احمد یوسفی نے ناصر شہزاد پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق 480 بلاک I- گجرپورہ پاک ہیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 50 روپے

کمپوزنگ ابوبکر کمپیوٹر سینٹر 480 بلاک I- گجرپورہ پاک ہیم لاہور

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv 0313-3333777

خدا (ﷻ) دے واسطے حمداں تمامی

ازقلم: شیخ طریقت حضرت حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خُدا دے واسطے حمداں تمامی
خُدا دا سب توں اُچّا نامِ نامی

اَوہ ہر ذرّے دا ہے مالک تے خالق
میں کیہ دسّاں اَوہدی اَرفع مقامی

خدا رازق حقیقی ساریاں دا
ہے کوئی خاص تے بھاویں ہے عامی

ہے اَزلوں اَبد تیکر اُس دی شاہی
قدیمی شان ہے اُوہدی دوامی

شریک اَوہدا کوئی شے جو بناوے
اَوہ ہے بدبخت تے مشرک حرامی

نبی مُرسل تے بھاویں اَولیاء نے
خدا وَلّوں نے ایہہ سارے پیامی

اَوہدے ہی فضل تھیں ملیاں زباناں
تے بخشی اَوسے نے ہے خوش کلامی

کدی وی اَوہ نئیں ڈردے کِسے توں
خدا جنہاں دا ہے ناصر تے حامی

قلم ہوون جے رُکھ سیاہی سمندر
ختم نہ ہو سکے شانِ گرامی!

ایہہ ہے فرمان یوسفؔ میرے رَبّ دا
کرو سارے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام دی غلامی

وہ کمال حسن حضور ہے

ازقلم: مجددِ دین اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمان، نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے دَر نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحاء عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

وہی نُورِ حق وہی ظلِ رَب ہے اُنہیں سے سب ہے اُنہیں کا سب
نہیں اُن کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سرِ عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

کروں مدحِ اہلِ دُوَل رضاؔ پڑے اِس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

ادار یہ

سود کے خلاف وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

وفاقی شرعی عدالت نے سودی نظامِ معیشت کے خلاف دائر مقدمات کا فیصلہ سناتے ہوئے سود کو حرام اور سود کے لئے سہولت کاری کرنے والے تمام قوانین اور شقوں کو بھی غلط اور غیر شرعی قرار دیا ہے اور سودی نظامِ معیشت کے مکمل خاتمے کے لئے حکومت کو پانچ سال کی مہلت دی ہے۔

قارئین کرام! سود کو عربی زبان میں اَلرِّبَا کہا جاتا ہے جس کے لفظی معنی بڑھانے یا اضافہ کے ہیں۔ عرب معاشرے میں اصطلاحاً اس لفظ کو اس زائد رقم کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جو ایک قرض خواہ اپنے قرض دار سے ایک طے شدہ شرح کے مطابق اُصل کے علاوہ وصول کرتا تھا۔ اہل عرب کئی طرح سے سودی کاروبار کرتے تھے مثلاً کسی کو رقم کی صورت میں قرض دیتے تو اس پر ایک طے شدہ یا مقرر کردہ شرح سے زائد رقم سود کی صورت میں وصول کرتے یا کسی کو جنس کی صورت میں ادھار چیز فروخت کی جاتی تو اس پر بھی اُصل قیمت کے علاوہ مخصوص شرح سے زائد رقم وصول کی جاتی تھی۔ نزول قرآن اور طلوع اسلام تک سود کی تمام اقسام معاشرے میں رائج تھیں۔ اس کو معیوب یا بُرا نہیں سمجھا جاتا تھا بلکہ کہا جاتا کہ سود بھی اس منافع کی طرح ہے جو کسی دیگر تجارت یا بیع سے حاصل کیا جاتا ہے۔ نتیجتاً معاشرہ اخلاقی گراوٹ کا شکار ہونے کے علاوہ امیر غریب میں خوفناک حد تک معاشی تفاوت پیدا ہو گیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سود کی لعنت کو یکسر مسترد کر دیا اور اس کو حرام قرار دیتے ہوئے حکم نازل فرمایا کہ سود لینا چھوڑ دو‘ اگر اَیسا نہیں کرو گے تو پھر اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے پیارے محبوب آخری رسول ﷺ سے تمہاری جنگ ہے‘ اور جو لوگ اس کو ترک نہیں کریں گے وہ روزِ محشر قبروں سے اَیسے نکلیں گے جیسے ان پر کوئی آسیب ہو‘ ان کے ہوش وحواس قائم نہیں ہوں گے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ’’وہ جو سود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر‘ جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو اِس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سود ہی کے مانند ہے‘ اور اللہ (جل جلالہ) نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سود‘ تو جسے اس کے رب (کریم) کے پاس سے نصیحت آئی اور وہ باز رہا تو اسے حلال ہے جو پہلے لے چکا‘ اور اس کا کام خدا کے سپرد ہے اور جو اَب اَیسی حرکت کرے گا تو وہ دوزخی ہے وہ اس میں مدتوں رہیں گے‘‘۔ یہ حالت ان کی اس واسطے ہو گی کہ انہوں نے کہا سوداگری بھی اَیسے ہی ہے جیسے سود لینا۔ اہلِ اِیمان نے تو اس فرمانِ خداوندی کی تعمیل اور پیروی میں اپنے واجب الوصول تمام سود ترک کر دیئے اور آئندہ کے لئے توبہ بھی کر لی۔ لیکن مشرکین اور منافقین نے مروجہ سودی کاروبار کو بدستور جاری رکھا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمان وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰو کو قطعاً نظر اَنداز کر دیا۔

صد اَفسوس کہ دورِ جہالت میں سود کی جو اَقسام رائج تھیں وہ آج کے ہمارے اِسلامی معاشرے میں بھی من وعن رائج ہیں۔ پہلے عام طور پر اَفرادِ ضرورت مندوں کو سود پر رقوم قرض دیا کرتے تھے جب کہ اَب یہ کام حکومت‘ بینک اور دیگر مختلف ادارے کرتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے جاری شدہ مختلف سرٹیفکیٹس پر سالانہ شرح سے مقرر کردہ جو منافع دیا جاتا ہے یا بینکوں میں جمع کرائی گئی رقوم پر جو منافع ملتا ہے یا بعض کاروباری یا تجارتی اداروں کی طرف سے اَشیائے ضروریہ قسطوں پر فروخت کر کے جو منافع کمایا جا رہا ہے یہ سب سود ہی ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں‘ صرف اس کا نام سود کی بجائے منافع/Interest رکھ دیا گیا ہے۔ آج کل سودی کاروبار اِس قدر عام ہو چکا ہے کہ ہمیں اِس بات کا ادراک ہی نہیں رہا کہ ہم سود کھا رہے اور سود دوسروں کو کھلا بھی رہے ہیں۔ اور پھر بڑی ڈھٹائی سے کہا جاتا ہے جس ربٰو کو قرآن مجید نے ممنوع قرار دیا ہے وہ اور ہے اور آج کل جو منافع یا Interest دیا جاتا ہے وہ اور ہے۔ یہ کہنا ماسوائے

جہالت یا کم علمی کے اور کچھ بھی نہیں۔ سودی کاروبار کو بہر حال حرام اور بنی نوع انسان کو ہلاک کرنے والا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ سود قطعی حرام ہے اور حرام قطعی کو حلال جاننے والا شخص کافر ہے۔ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''سود کھانے سے توبہ نہ کرنے والے جہنم میں جائیں گے۔

ہمارے ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے تحت اسلام کو ریاست کا مذہب قرار دے کر یہ طے کر دیا گیا تھا کہ ملک میں اسلام کے تقاضوں کے منافی کوئی قانون وضع نہیں ہوسکتا۔ مگر بدقسمتی سے قیام پاکستان سے اب تک اسلامیانِ پاکستان کو اس کی حسرت ہی رہی اور ملک کو خلافِ شرع سودی نظامِ معیشت کے شکنجے سے چھٹکارا حاصل نہ ہوسکا اور اربابِ حل وعقد کی طرف سے مختلف توجیحات پیش کی جاتی رہیں کہ دُنیا بھر میں بینکوں کا کاروبار سودی نظام پر چل رہا ہے جس سے ہم الگ تھلگ نہیں رہ سکتے۔ یہ کوئی جواز نہیں ہے۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ سود ایک ناگزیر شے ہے اور اس کے بغیر کوئی کام چل ہی نہیں سکتا تو یہ سوچ اور یہ تصورِ معیشت سراسر بے بنیاد ہے۔ یہ خیال نہ صرف اصولاً غلط ہے بلکہ یہ اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک بارے سوئے ظن کے مترادف بھی ہے کیونکہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق نے انسان کو کسی ایسی چیز سے نہیں روکا جو انسان کی زندگی کے لئے ناگزیر ہو اور جس کے بغیر دُنیاوی کاروبار چل ہی نہ سکتا ہو تو اس تناظر میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں سودی نظامِ معیشت کو قائم رکھنے کے لئے کسی بھی قسم کا جواز کیونکر پیش کیا جاسکتا ہے۔

واضح ہو کہ آج سے بیس سال قبل 1992ء میں سودی نظامِ معیشت کے خلاف مختلف مذہبی جماعتوں / تنظیموں کی طرف سے دائر مقدمات کے فیصلے میں وفاقی شرعی عدالت نے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے مطابق سود کو حرام قرار دے کر حکومت کو ملک کا معاشی نظام چھ ماہ کے عرصہ میں سود سے پاک کرنے کی ہدایات دی تھیں جن پر عملدرآمد کی بجائے حکومت نے شرعی عدالت کے فیصلہ کے خلاف عدالت عظمیٰ میں پہلے عملدرآمد کی میعاد میں اضافہ کے لئے اپیل اور پھر فیصلہ پر نظرثانی کی درخواست دائر کرنے کے علاوہ ملک میں سودی نظامِ معیشت کو برقرار رکھنے کے لئے مختلف بہانے اور راستے تلاش کئے جاتے رہے۔ تاہم عدالت عظمیٰ نے یہ مقدمہ ریمانڈ کر کے دوبارہ وفاقی شرعی عدالت کو بھجوا دیا۔ جس پر شرعی عدالت کے تین رکنی بینچ نے دوبارہ لمبی چوڑی بحث وتمحیص اور مختلف سٹیک ہولڈرز کے نکتہ نظر کو سننے اور پرکھنے کے بعد اپنا تفصیلی فیصلہ صادر فرماتے ہوئے بڑے واضح انداز میں سود کو حرام اور اس کے لئے سہولت کاری کرنے والے تمام قوانین اور ان کی شقوں کو غیر شرعی قرار دے دیا اور حکومت کو ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ آئندہ پانچ سال کے عرصہ میں ملک سے سودی نظامِ معیشت کو مکمل طور پر ختم کرے۔ عدالت نے حکومت کے اِس بے بنیاد موقف کہ ''سود سے پاک بنکاری قابل عمل نہیں ہے'' سے اتفاق نہ کرتے ہوئے واضح طور پر قرار دیا کہ سود سے پاک بینک کاری قابلِ عمل اور قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ کے عین مطابق ہے نیز یہ کہ بینک دولت پاکستان کا قانون بھی سود سے پاک بینک کاری کی اجازت دیتا ہے۔ عدالت نے مزید کہا کہ سود کو ختم کرنا ہمارا مذہبی فریضہ اور آئینی ذمہ داری ہے۔ اِس کو بہت پہلے ہوجانا چاہئے تھا۔ عدالت نے اِس اُمید کا اظہار کیا کہ حکومت حسبِ سابق لیت ولعل سے کام لینے کی بجائے پوری دیانتداری اور مستعدی سے اِس فیصلے پر عملدرآمد کو یقینی بنائے گی اور اس توقع کا بھی اظہار کیا کہ حکومت سود کے خاتمے بارے سالانہ کارکردگی رپورٹ پارلیمنٹ میں بھی پیش کرے گی۔

کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے نہایت واضح احکامات پر عملدرآمد کے لئے بھی ہمیں شرعی عدالت کے پاس جانا اور پھر عرصہ دراز تک فیصلوں کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ تاہم دیر آید درست آید

وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف قرآن مجید اور احادیثِ مبارکہ کی مطابقت میں فیصلہ نہایت خوش آئند ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے محبوب آخری رسول ﷺ کے صدقہ اربابِ حل وعقد کو اِس فیصلہ کے مطابق عملی اقدامات کرنے کی توفیق اور ہمت دے۔ آمین!

بانی: پیر طریقت رہبر شریعت امین علماء دین، نیراوج شرافت زبدۃ العارفین منظور نظر داتا گنج بخش، حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تفسیرِ یوسفی

جانشین: صوفی باصفا قطب جلی پیر طریقت رہبر شریعت نیراوج شرافت زبدۃ العارفین بیکراں ثروت فنافی الرسول حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج منیر احمد یوسفی

مرتب: خلیل احمد یوسفی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا o (النسآء:86) ”اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے توتم اُس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یاوہی کہہ دو' بیشک اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ) ہر چیز پر حساب لینے والا ہے“۔ ---فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ---(النور:61)”جب تم گھروں میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو' اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) کی طرف سے تحیت ہے' مبارک پاکیزہ“۔ اشعۃ اللمعات میں شیخ محقق' محقق علی الاطلاق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:-

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ تیرے حال پر آگاہ ہے۔ اِس لئے تو غافل مت رہ یا اِس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ کا اِسم تجھ پر ہے یعنی تو اُس کی نگہبانی میں ہے' جیسے کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ تیرے ساتھ ہے۔ اکثر علماء کرام نے سَلَامٌ عَلَيْكَ کا معنی یہ کیا ہے کہ تو میری طرف سے سلامتی میں ہے اور مجھے اپنی طرف سے سلامت رکھ۔

سَلَامٌ سَلَمٌ سے مشتق ہے جس کا معنی مصالحت ہے۔ یعنی میری طرف سے تو ماموں ہے اور مجھے بھی اَمن میں رکھ۔ سلام کا طریقہ اِبتدائے اِسلام میں کافر اور مسلمان میں فرق کے لئے شروع کیا گیا تھا تاکہ کوئی ایک دوسرے کے ساتھ تعرض نہ کرے گویا یہ مسلمان ہونے کا اِعلان تھا۔ بعد میں یہ طریقہ باقاعدہ جاری ہوگیا۔ سلام کے لغوی معنی ہیں' آفات اور بلیات سے سلامتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ کا صفاتی اِسم مبارک ”اَلسَّلَامُ“ بھی ہے' بمعنی تمام عیوب سے پاک' اپنے بندوں کو سلامتی اور اَمن دینے والا۔ یہاں سلام سے وہ سلام مراد ہے جو آتے جاتے وقت مسلمان ایک دوسرے سے کہتے ہیں یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور اِس کا جواب دینا (کم از کم) وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ ہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے معنی ہیں۔ ”تم پر ہر سلامتی اور اَمان نازل ہو“۔ مسلمان کو سلام کرنا سُنّت ہے اور جواب دینا فرض ہے مگر سلام کرنے کا ثواب زیادہ ہے۔ دِلوں کی عداوت مٹانے اور محبت پیدا کرنے کے لئے سلام اور مصافحہ ایک اَکسیر ہے۔ سلام اِسم مصدر ہے' تسلیم کا۔ اِس کا معنیٰ ہے سلامتی' اور خامیوں وعیبوں سے پاک ہونا۔ السّلام اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَسمائے حُسنیٰ میں سے ہے:-

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ---(الحشر:23)”(حقیقی) بادشاہ' نہایت پاک' سلامتی دینے والا (اپنی مخلوق کو)“۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب ہم خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو قعدے میں یوں کہتے: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ”اللہ (ﷻ) پر سلام' اُس کے بندوں کی طرف سے (حضرت سیّدنا) جبرائیل (علیہ السلام) پر سلام (حضرت سیّدنا) میکائیل (علیہ السلام) پر سلام' فلاں پر سلام“۔ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول

اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف چہرۂ (اَنور) کر کے فرمایا: اللہ (عزوجل) ہی سلام ہے''۔ (اِس لئے یوں نہ کہو کہ اللہ جل جلالہ پر سلام)

جب کوئی تم میں سے نماز میں قعدہ کرے تو یوں کہے: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ ''تمام قولی' فعلی اور مالی عبادات اللہ (جل جلالہ) کے لئے ہیں (اِن میں اُس کا کوئی شریک نہیں)'' (اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ)۔ فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ''جس وقت تم نے یہ کہا تو اللہ (عزوجل) کے ہر نیک بندے کو' چاہے وہ زمین میں ہو یا آسمان میں' تمہارا سلام پہنچ جاتا ہے۔ (پھر کہے) اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط پھر اس کے بعد نمازی جو چاہے دُعا کرے' دین کی ہو یا دُنیا کی۔ 1

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم زمانہ جاہلیت میں کہتے تھے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اور سویرا اچھا ہو''۔ جب اسلام آیا تو ہم اس سے روک دیئے گئے''۔ 2

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے حضرت سیّدنا آدم (علیہ السلام) کو اُن کی صورت پر پیدا فرمایا (جس شکل پر اُنہیں رہنا تھا) اُن کے قد کی لمبائی ساٹھ گز تھی (یعنی ساٹھ ہاتھ' شرعی گز ڈیڑھ فٹ کا ہوتا ہے یعنی نوے (90) فٹ لمبے تھے) تو جب اُنہیں پیدا کیا گیا تو فرمایا: جاؤ' اُن لوگوں (یعنی فرشتوں) کو سلام کرو۔ فرشتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی (تو فرمایا) تم اِنہیں سلام کرنا اور سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں؟ پھر وہی تمہارا اور تمہاری اَولاد کا تحیہ (یعنی سلام) ہے۔ چنانچہ آپ گئے:

فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ فَقَالُوْا اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ''(حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے) فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ تو سب (فرشتوں) نے جواباً عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ اُنہوں نے رَحْمَةُ اللّٰهِ زیادہ کہا۔ پھر فرمایا: جو لوگ بھی جنت میں جائیں گے' سب حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اور جنت میں جانے والے ہر شخص کا قد 90 فٹ ہوگا۔ پھر حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام کے بعد مخلوق کے قد کم ہوتے رہے حتیٰ کہ اَب تک کم ہوتے رہے ہیں۔ 3

نوٹ: جوابِ سلام میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ کہنا بھی جائز ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' جب حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ (مکہ مکرمہ سے) مدینہ (منورہ) تشریف لائے' لوگ آپ ﷺ کی طرف چلے اور کہنے لگے' اللہ (عزوجل) کے (پیارے محبوب آخری) رسول ﷺ تشریف لائے' اللہ (عزوجل) کے (پیارے محبوب آخری) رسول ﷺ تشریف لائے (تین بار کہا) تو میں بھی لوگوں کے ساتھ آپ ﷺ کی زیارت کے لئے چلا۔ جب میں نے آپ ﷺ کا (نورانی) چہرہ (مبارک) اَچھی طرح دیکھا تو میں پہچان گیا' یہ (نورانی) چہرہ (مبارک) جھوٹ بولنے والے کا نہیں (بلکہ درحقیقت آپ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سچے رسول ہیں ﷺ)۔ اہل اللہ کے چہروں پر اَیسے انوار و برکات نمایاں ہوتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو اُن کی تصدیق ہوجاتی ہے اور جو لوگ معرفت میں کامل ہوتے ہیں وہ

---

1 مسلم حدیث 402' السنن الکبریٰ **للبیھقی** جلد 2 ص 138' **المعجم** الکبیر للطبرانی جلد 10 ص 49' بخاری جلد 2 ص 920' (حدیث 7381۔ 6328۔ 6265۔ 6230۔ 1202۔ 835)' شرح السنۃ جلد 2 ص 275' مسند احمد جلد 1 ص 382۔ 427' مجمع الزوائد جلد 8 ص 35' مصنف عبدالرزاق حدیث 3061۔ 2 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4654' ابوداؤد حدیث 5231' مرقاۃ جلد 8 ص 473۔ 3 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4628' بخاری جلد 2 ص 919 حدیث 6227۔ 3326۔ 3327' مسلم جلد 2 ص 380 حدیث 2841' مسند احمد جلد 2 ص 315' البدایہ والنہایہ جلد 1 ص 88' قرطبی جلد 1 جز 1 ص 218' (اِشارہ) مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 384' شرح السنۃ جلد 6 ص 327۔

چہرہ دیکھ کر جھوٹے اور سچے کی تمیز کر لیتے ہیں۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ یہودیوں کے بہت بڑے عالم تھے اور تمام اگلی کتابوں میں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نشانیاں آئی تھیں اُن سے واقف تھے۔ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرۂ (مبارک) دیکھ کر پہچان لیا کہ در حقیقت آخری زمانہ کے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی وہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں جن کی بشارت حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ حضرت سیّدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سب سے پہلی جو بات سنی' وہ یہ تھی: ''اے لوگو! سلام پھیلاؤ (یعنی ایک دوسرے کو سلام کیا کرو) اور کھانا کھلاؤ' رشتوں کو جوڑو اور جب لوگ سو رہے ہوں' تو رات کو نماز پڑھو اور سلامتی کے ساتھ جنت میں جاؤ''۔ 4

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث شریف میں ہے سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَ كُوْنُوْا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ 5 ''سلام پھیلاؤ' کھانا کھلاؤ اور ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم فرمایا ہے''۔

حضرت سیّدنا عبدالرحمن بن عَمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَافْشُوا السَّلَامَ 6 ''رحمان (یعنی اللہ معبودِ برحق) کی عبادت کرو اور سلام پھیلاؤ''۔

حضرت سیّدنا طُفیل بن ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس جاتے اور پھر اُن کے ساتھ بازار تک جاتے تھے۔ فرماتے ہیں' جب ہم بازار جاتے تو۔

''حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کسی معمولی چیزیں بیچنے والے' شاندار تجارت کرنے والے' مسکین اور کسی شخص کے پاس سے گزرتے تو اُس کو سلام کرتے''۔

حضرت سیّدنا طفیل رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا تو مجھ سے بازار تک چلنے کے لئے کہا۔ میں نے جواباً کہا کہ آپ بازار جا کر کرتے کیا ہیں؟ نہ تو خرید و فروخت کے لئے کسی دکان پر کھڑے ہوتے ہیں' نہ سامان کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' نہ اُس کا بھاؤ لگاتے ہیں' نہ ہی بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں' تو ہمارے ساتھ یہاں ہی بیٹھے باتیں کر لیں تو حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے جواباً فرمایا: ''یَا اَبَا بَطْنٍ (اے پیٹ والے' راوی کا پیٹ بڑا تھا) ہم (لوگوں کو) سلام (کرنے) کے لئے جاتے ہیں کہ جو ہم کو ملے ہم اُسے سلام کریں''۔ 7

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ایک شخص سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم!) اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ 8 ''کون سا اِسلام اَچھا ہے؟ (یعنی اِسلام میں کون سا عمل اَچھا ہے؟) تو سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا

---

4 مشکوٰۃ حدیث 1907' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 425' شرح السنۃ جلد 2 ص 464' مستدرک حاکم جلد 3 حدیث 131' جلد 4 حدیث 160' ابن ماجہ ص 242۔1334' مسند احمد جلد 5 ص 451' ترمذی حدیث 2485۔3251۔ 5 ابن ماجہ ص 242 حدیث 3252' مسند احمد جلد 2 ص 156۔ 6 ابن ماجہ ص 271' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 ص 140۔ 7 مشکوٰۃ ص 400 حدیث 4664' مؤطا امام مالک باب السلام حدیث 6' البیہقی فی شعب الایمان حدیث 8790' مرقاۃ جلد 8 ص 485۔ 8 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4629' بخاری جلد 1 ص 6 حدیث 12۔28' جلد 2 ص 921 حدیث 6236' مسلم جلد 1 ص 48' ابوداؤد جلد 2 ص 359 حدیث 5194' نسائی جلد 2 ص 267 حدیث 5200' ابن ماجہ ص 242 حدیث 3253' مسند احمد جلد 2 ص 169' مرقاۃ جلد 8 ص 455' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 62' تلخیص الحبیر جلد 4 ص 93' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 62' شرح السنۃ جلد 6' جلد 2 ص 331۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (1) تم کھانا کھلاؤ اور (2) سلام کرو اُسے جسے پہچانو اور اُسے جسے نہ پہچانو''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جنت میں نہ جاؤ گے حتیٰ کہ تم مومن بن جاؤ اور مومن نہ بنو گے یہاں تک کہ آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں اِس پر راہ نمائی نہ کروں کہ جب تم وہ کرلو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟۔ 9 (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)۔ فرمایا: اپنے درمیان سلام پھیلاؤ''۔ یعنی جب ایک دوسرے سے ملو تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو۔ سلام، معرفت کا اوّلین ذریعہ ہے اور محبت کی کُنجی ہے۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اُس سے سلام کا منتظر نہ رہے بلکہ خود پہلے سلام کرے خواہ وہ ادنیٰ یا اعلیٰ یا ہمسر ہو کامل مومن کا یہی شیوہ ہے۔

حضرت سیّدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''ایک شخص (سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ آپ ﷺ نے اُس کو جواب عطا فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو (سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس۔ پھر دوسرا آدمی آیا۔ اُس نے عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تو (سیّدالعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے) جواب ارشاد فرمایا۔ وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بیس۔ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (آپ ﷺ نے) اُسے جواب ارشاد فرمایا۔ وہ شخص بھی بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیس''۔ 10

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ زیادہ بیان کرتے ہیں کہ پھر ایک اور شخص آیا، اُس نے کہا: ''اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَتُهٗ تو اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیس اور فرمایا: یونہی اِضافہ ہوتا رہے گا''۔ 11

حضرت سیّدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيٌّ مِنَ الْكِبْرِ 12 ''سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے دُور ہے (بری ہے)''۔ یہ عمل مجرب ہے۔ جو شخص سلام کرنے میں پہل کرتا ہے، اُس کے دِل میں عجز و اِنکساری اور نیازمندی پیدا ہوتی ہے۔ وہ انشاء اللہ مغرور و متکبر نہ ہوگا''۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدالمرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ 13 ''سلام کلام سے پہلے ہے''۔

حضرت سیّدنا ابوایوب اَنصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے (یعنی ترکِ ملاقات کرکے خفا رہے) دونوں ملیں بھی تو یہ اِدھر منہ پھیرے اور وہ اُدھر منہ پھیرے اور اُن دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (اور ملے)''۔ 14

9 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4631، مسلم جلد 1 ص 54 (حدیث 93۔54)، مسند احمد جلد 2 ص 395۔391، مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 385، شرح السنۃ جلد 6 ص 330، ترمذی جلد 2 ص 98 حدیث 2866، ابوداؤد جلد 2 ص 359 حدیث 5193، ابن ماجہ ص 271 حدیث 3692، مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 ص 140، مرقاۃ جلد 8 ص 457۔ 10 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4644، مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 389، ترمذی جلد 2 ص 98 حدیث 2689، ابوداؤد جلد 2 ص 359 حدیث 1595، مرقاۃ جلد 8 ص 467، مسند احمد جلد 4 ص 439۔440۔ 11 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4645، ابوداؤد حدیث 5196، مرقاۃ جلد 8 ص 467۔ 12 مشکوٰۃ ص 400 حدیث 4666، مرقاۃ جلد 8 ص 486، کنزالعمال حدیث 25265۔ 13 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4653، ترمذی جلد 2 ص 9 حدیث 2699، مرقاۃ جلد 8 ص 473، تلخیص الحبیر جلد 4 ص 95، کنزالعمال حدیث 25291۔25290۔ 14 بخاری جلد 2 ص 921، مسلم جلد 1 ص 315، ابوداؤد حدیث 4911، ترمذی حدیث 1932، ابن ماجہ حدیث 46، مسند احمد جلد 1 ص 76، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 303۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ 15 ''(1) سوار پیدل کو سلام کرے' (2) پیدل (چلنے والا) بیٹھے کو سلام کرے اور (3) تھوڑے زیادہ (لوگوں) کو سلام کریں''۔

انہی سے مروی دوسری روایت میں ہے: يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ 16 ''(4) چھوٹے بڑوں کو سلام کریں اور (5) گزرنے والے بیٹھے ہوؤں کو سلام کریں''۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ 17 ''(شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ چند لڑکوں (بچوں) کے پاس سے گزرے اور اُنہیں (آپ ﷺ نے تعلیماً) سلام فرمایا''۔

حضرت سیّدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاللهِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ 18 ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) سے قریب تر وہ ہے' جو سلام کرنے میں پہل کرے''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کے مومن پر چھ حقوق ہیں: (1) جب بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی (یعنی عیادت) کرے۔ (2) جب مر جائے تو اُس کے جنازہ میں حاضر ہو۔ (3) جب اُسے دعوت دی جائے تو قبول کرے۔ (4) جب اُس سے ملے تو اُسے سلام کرے۔ (5) جب چھینکے تو اُسے جواب دے اور (6) جب وہ غائب یا حاضر ہو تو اُس کی خیر خواہی کی جائے''۔ 19

اسی طرح کی ایک حدیث شریف امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے' اُس میں بھی چھ باتوں کا ذکر ہے مگر اُن میں حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف کی پہلی پانچ باتیں مشترک ہیں جبکہ چھٹی خصلت یہ بیان فرمائی ہے کہ۔ وَيُحِبُّ لَهٗ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ 20 ''اور اُس کے لئے وہی چیز پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے''۔

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں: نَصْرُ الضَّعِيْفِ وَعَوْنُ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارُ الْمُقْسِمِ کا ذکر ہے۔ یعنی ''ناتواں کی مدد کرنا' مظلوم کی مدد کرنا اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا''۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلَى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ 21 ''جب

---

15 مشکوٰۃ ص 397 مشکوٰۃ حدیث 4632' بخاری جلد 2 ص 921 حدیث 6232' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2703' مسند احمد جلد 2 ص 510' دارمی جلد 2 ص 276' مسلم حدیث 1۔ 2160' ابوداؤد حدیث 5199' مرقاۃ جلد 8 ص 458' السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 9 ص 203' الترغیب والترھیب جلد 2 ص 327' کنز العمال حدیث 35322۔ 25306۔ 25305' شرح السنۃ جلد 6 ص 333' مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 387 حدیث 19443۔ 16 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4633' بخاری جلد 2 ص 921 حدیث 6231' مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 388' ترمذی جلد 2 ص 100 حدیث 2704' ابوداؤد جلد 2 ص 360 حدیث 5198' مسند احمد جلد 2 ص 314' مرقاۃ جلد 8 ص 459۔ 17 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4634' مرقاۃ جلد 8 ص 459' بخاری جلد 2 ص 924 حدیث 6247' شرح السنۃ جلد 6 ص 334' مسلم جلد 2 ص 214 حدیث (15۔ 2168)' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2696' ابن ماجہ حدیث 3750' مرقاۃ جلد 8 ص 459' ابوداؤد جلد 2 ص 360 حدیث 5202۔ 18 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4646' مسند احمد جلد 5 ص 254' الترغیب والترھیب جلد 3 ص 427' ابوداؤد جلد 2 ص 360 حدیث 5197' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2694' مرقاۃ جلد 8 ص 408۔ 19 مشکوٰۃ ص 397 حدیث 4630' مجمع الزوائد جلد 8 ص 185' مسلم جلد 2 ص 213 حدیث (5۔ 2162)' نسائی حدیث 1938' مسند احمد جلد 2 ص 68' مرقاۃ جلد 8 ص 456۔ 20 ترمذی حدیث 2736' ابن ماجہ حدیث 1433' مسند احمد جلد 2 ص 68' مرقاۃ جلد 8 ص 466' مشکوٰۃ حدیث 4643۔ 21 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4660' مسند احمد جلد 2 ص 230' ابوداؤد جلد 2 ص 361 حدیث 5208' ترمذی جلد 2 ص 100 حدیث 2706' مرقاۃ جلد 8 ص 478' کنز العمال حدیث 25394۔

تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس تک پہنچے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو سلام کرے کیونکہ پہلا سلام' دوسرے سے زیادہ حق دار نہیں''۔ (یعنی دونوں سُنّت ہونے میں برابر ہیں)۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّدِ عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِی الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَ رَدَّ التَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحُمُوْلَةِ 22 ''راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں' سوائے اُس کے لئے جو: (1) لوگوں کو راستہ بتلائے۔ (2) سلام کرنے والے کے سلام کا جواب دے۔ (3) نگاہ نیچی رکھے اور (4) کسی کو سوار کرنے میں مدد دے''۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے مطابق (5) مظلوم کی مدد کرنا اور (6) گم شدہ کو (بھولے ہوئے کو) ہدایت دینا (یعنی راہ بتا دینا بھی شامل ہے)۔

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع اُمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ لوگوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم کو وہاں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں' ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بیٹھنے کے سوا اگر چارہ نہ ہو تو راستہ کو اُس کا حق دو۔ اُنہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) راستہ کا حق کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: (1) نگاہ نیچی رکھنا۔ (2) تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔ (3) سلام کا جواب دینا۔ (4) اَچھائیوں کا حکم دینا۔ اور (5) برائیوں سے روکنا''۔ 23

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صاحب التاج حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے بچے! جب تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ تو سلام کرو۔ اِس طرح تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت ہوگی''۔ 24

اپنے گھر میں جہاں ماں باپ اور بیوی بچے ہوں' سلام کرکے داخل ہونا چاہئے۔ اِس سے گھر میں اِتفاق اور روزی میں برکت ہوتی ہے' یہ نسخہ مجرب ہے۔ والدِ گرامی پیر طریقت رہبر شریعت عالم باعمل صوفی باصفاء منیر اسلام حضرت علامہ مولانا منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ کا گھرانہ احمد مختار حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے' اللہ تبارک وتعالیٰ جل مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم سے اِس پر عامل ہے اور اِس کی بہت برکتیں دیکھی ہیں۔ اور اَب ہم بھی اسی پر عمل پیرا ہیں۔

حضرت سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص شافع یوم النشور حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا۔ اُس نے غربت اور معاشی تنگی کی شکایت کی تو سیّد الثقلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کہو خواہ کوئی اُس میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو اور ایک مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھو''۔ 25

اُس شخص نے اَیسا ہی کیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم) نے اُس پر دولت کی ریل پیل کر دی یہاں تک کہ وہ اپنے ہمسایوں اور قرابت داروں کو دینے لگا۔

حضرت سیّدنا کَلدَہ بن حنبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ حضرت سیّدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اُنہیں دُودھ یا ہرنی کا

---

22 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4661' شرح السنہ جلد 6 ص 365' مرقاۃ جلد 8 ص 379۔ 23 بخاری جلد 2 ص 920 حدیث 6254' قرطبی جلد 6 جز 12 ص 148' مسلم جلد 2 ص 213 حدیث (114۔ 2121)' ابوداؤد حدیث 4815' مسند احمد جلد 3 ص 47' مشکوٰۃ حدیث 4640' مرقاۃ جلد 8 ص 464' شرح السنہ جلد 6 ص 365۔ 24 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4652' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2698' مرقاۃ جلد 8 ص 472' کنز العمال حدیث 19981' الترغیب والترہیب جلد 2 ص 460۔ 25 تفسیر قرطبی جلد 10 جز 20 ص 250' تفسیر کبیر جلد 16 جز 32 ص 174' کشف الاسرار جلد 10 ص 661' جلاء الافہام لابن قیم الجوزی ص 255' الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام ص 256' از قاضی محمد سلیمان منصور پوری۔

بچہ اور لکڑیاں دے کر ابوالقاسم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا' داعی برحق حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے اعلیٰ حصّہ میں تھے۔ فرماتے ہیں' مَیں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہوا تو میں نے نہ سلام کیا اور نہ اِجازت چاہی تو حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِرْجِعْ فَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ؟ 26 ''(باہر) لوٹ جاؤ اور اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہو اور اِجازت چاہو کہ کیا میں اَندر آجاؤں؟''۔ یہ واقعہ حضرت سیّدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کے اِسلام لانے کے بعد کا واقعہ ہے۔

حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا دَخَلْتُمْ بَيْتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهِ وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَأَوْدِعُوا أَهْلَهُ بِسَلَامٍ 27 ''جب تم کسی کے گھر میں جاؤ' تو اُس کے باشندوں کو سلام کرو اور جب نکلو تو وہاں کے باشندوں کو سلام سے وداع کہو''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''جماعت کی طرف سے یہ جائز ہے کہ اُن کی طرف سے کوئی ایک' لوگوں کو سلام کر دے (اور جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے سلام کیا گیا ہے) اُس جماعت میں سے کسی ایک کا جواب دے دینا (سب کی طرف سے) جائز ہے''۔ 28

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جبکہ آپ ﷺ مسجد کے ایک کونے میں جلوہ اَفروز تھے' اُس (آنے والے) شخص نے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے اِن کلمات کے ساتھ جواب دیا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ''لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی''۔ وہ گیا اور نماز پڑھی' پھر آکر سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے اُسے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فرمایا اور دوبارہ نماز پڑھنے کا پہلے کی طرح حکم فرمایا۔ وہ گیا پھر نماز پڑھی پھر لوٹا اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اور فرمایا: جاؤ نماز پڑھو' تیری نماز نہیں ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مجھے نماز پڑھنا سکھائیں' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز سے پہلے اَچھا اور پورا وضو کیا کرو اور بڑے اِطمینان سے نماز پڑھا کرو' ہر رکن کی اَدائیگی صحیح کیا کرو۔ قیام صحیح اور رکوع کے بعد بالکل سیدھا کھڑے ہونے کے بعد سجدہ بھی اِطمینان سے کیا کرو''۔ 29

اِس حدیث شریف میں ایک ہی مقام پر آنے جانے پر بار بار سلام کرنے کا ذکر ہے۔ آپ ﷺ نے اُس شخص سے نماز کے لئے تو فرمایا کہ دوبارہ پڑھو کیونکہ اُس کی نماز کی اَدائیگی کا طریقہ درست نہیں تھا۔ مگر بار بار سلام پر کچھ نہیں فرمایا' بلکہ ہر بار جواب عنایت فرمایا۔ معلوم ہوا ایک جگہ بار بار آنے سے بار بار سلام کرنا طریقہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہے اور بار بار جواب دینا سُنّتِ مصطفیٰ کریم ﷺ ہے۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو ملے تو اُسے سلام کرے پھر اگر اُن کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جائے تو اُس (آڑ کے ختم ہونے کے بعد جب دوبارہ اپنے اُسی بھائی) سے ملے تو پھر سلام کرے''۔ (یہ سلام غائب ہونے کے بعد دوبارہ ملنے پر ہے اگرچہ معمولی سی دیر

---

26 ترمذی جلد 2 ص 100 حدیث 2700' ابوداؤد حدیث 5176' مسند احمد جلد 3 ص 414' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 8 ص 340' مشکوٰۃ ص 401 حدیث 4671۔ 27 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4651' مرقاۃ جلد 8 ص 472' کنز العمال حدیث 25296' مصنف عبدالرزاق جلد 10 ص 389 حدیث 19450' شرح السنۃ جلد 6 ص 357۔ 28 قرطبی جلد 3 جز 5 ص 193' ابوداؤد جلد 2 ص 361 حدیث 5210' مشکوٰۃ حدیث 4648' مرقاۃ جلد 8 ص 469۔ 29 بخاری جلد 2 ص 924' ترمذی جلد 2 ص 98' ابن ماجہ ص 271 حدیث 1060 مختصراً' مسند احمد 2 ص 437' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 2 ص 15' دارقطنی جلد 1 ص 93' مصنف عبدالرزاق جلد 2 ص 370' صحیح ابن خزیمہ جلد 1 ص 299۔ 235' الترغیب والترہیب جلد 1 ص 340۔

کے لئے آنکھوں سے اُوجھل ہوا ہے) [30]

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں' اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: یَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرَائِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ: قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ تَرٰى مَالَا نَرٰى يَارَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم [31] ''اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) یہ (حضرت سیّدنا) جرائیل (علیہ السلام) ہیں' تمہیں سلام کرتے ہیں۔ (حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں' مَیں نے جواب دیا' وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ اور عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے''۔ (حضرت نعمان اور یونس رحمۃ اللہ علیہما کی روایات میں وَرَحْمَةُ اللهِ کے بعد وَبَرَكَاتُهٗ کے اَلفاظ بھی ہیں)۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَادْعُوْهُ [32] ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لئے اَچھا ہو اور میں تم سب میں سے اپنے اہل وعیال کے لئے سب سے اَچھا ہوں۔ جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو جائے تو اُس کے متعلق (بُری باتیں کرنا) چھوڑ دو''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سلطان الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِلنِّسَاءِ [33] ''تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو (اپنی) عورتوں کے لئے اَچھا ہے''۔

خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر ایک شوہر کے لئے فرمایا کرتے تھے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی یا بیویوں کے ساتھ خوش مزاج ہو۔ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ جب گھر میں داخل ہوتے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللهِ خود فرمایا کرتے تھے اور رات کے وقت سلام اَیسی آہستگی سے فرماتے کہ بیوی جاگتی ہو تو سن لے اور سو گئی ہو تو جاگ نہ پڑے۔ [34]

حضرت سیّدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلٰى نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ [35] ''(امام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عورتوں کے پاس سے گزرے' تو اُنہیں سلام فرمایا''۔

نوٹ: اَجنبی عورتوں کو سلام کرنا' حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خصائص میں سے ہے کہ وہاں فتنہ کا خطرہ نہیں۔ دوسرے مسلمان خصوصاً نوجوان مرد اَجنبی نوجوان عورتوں کو ہرگز سلام نہ کریں اور نہ اُن کے سلام کا جواب دیں کہ یہ سلام شر اور فتنہ کی اِبتداء بن سکتا ہے۔

حضرت سیّدہ اَسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں: مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم [36] ''عورتوں کے پاس سے (نبی رحمت حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم گزرے' (فرماتی ہیں' میں اُن چند عورتوں میں تھی) تو

---

[30] مشکوٰۃ ص399 حدیث 4650' تلخیص الحبیر جلد 4 ص93' ابوداؤد جلد 2 ص360' تلخیص الحبیر جلد 4 ص93' کنز العمال حدیث 25298' مرقاۃ جلد 8 ص471۔ [31] بخاری جلد 2 ص923' شرح السنۃ جلد 6 ص337' مشکوٰۃ حدیث 1687' مرقاۃ جلد 11 ص331' مجمع الزوائد جلد 8 ص33' جلد 9 ص243' مسلم حدیث 91۔ 2447' نسائی حدیث 3953' مسند احمد جلد 6 ص117' دارمی جلد 2 ص277' ترمذی جلد 2 ص99 حدیث 3881' ابن ماجہ ص271 حدیث 5200۔ [32] ترمذی حدیث 3895' ابن ماجہ حدیث 1977' دارمی جلد 2 ص159' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص378' مجمع الزوائد جلد 4 ص303' جلد 9 ص174' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 19 ص363' ابن حبان حدیث 1315' 1312' الترغیب والترہیب جلد 3 ص49' مشکوٰۃ حدیث 3253' 3252' مرقاۃ جلد 6 ص368' مستدرک حاکم جلد 3 حدیث 311' کنز العمال حدیث 44943۔ 44989۔ 44941۔ [33] کنز العمال حدیث 44942۔ 44990' الترغیب والترہیب جلد 3 ص49۔ [34] رحمۃ للعالمین جلد 2 ص142 (چھاپ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)۔ [35] شرح السنۃ جلد 6 ص335' مسند احمد ص457' مشکوٰۃ ص399 حدیث 4647' مرقاۃ جلد 8 ص468۔ [36] مشکوٰۃ ص400 حدیث 4663' ترمذی جلد 2 ص99' ابوداؤد جلد 2 ص360 حدیث 5204' ابن ماجہ حدیث 3701' مرقاۃ جلد 8 ص484۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم (سب کو) سلام فرمایا''۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' عرض کیا' فلاں شخص کی کھجور کی شاخ میرے باغ میں ہے۔ اُس کی شاخ مجھے بہت اذیت دیتی ہے تو سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کہلا بھیجا کہ: ''(فرمایا) میرے ہاتھ اپنی یہ شاخ فروخت کر دے' وہ بولا نہیں' فرمایا: تو مجھے ہبہ کر دے۔ بولا نہیں۔ فرمایا: تو اِسے میرے ہاتھ جنت کے درخت کے عوض بیچ دے' بولا نہیں' تو (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا شخص نہیں دیکھا جو تجھ سے زیادہ بخیل ہو' سوائے اُس کے جو سلام میں بخل کرے''۔ 37

حضرت غالب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت سیّدنا خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا۔ کہنے لگا' میرے والد نے میرے دادا سے حدیث بیان کی ہے' فرمایا: مجھے میرے والدِ گرامی نے فرمایا: سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالیہ میں جاؤ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا سلام کہو۔ فرماتے ہیں' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اَبِیْ یَقْرَئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْكَ وَعَلٰی اَبِیْكَ السَّلَامُ 38 ''میرے والدِ (گرامی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام عرض کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر اور تیرے باپ پر سلام ہو''۔ (مطلب یہ ہے کہ جب کسی کا سلام آئے تو جواب میں کہنا چاہئے' وَعَلَیْکُمْ وَعَلَیْهِ السَّلَامُ)

حضرت سیّدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِیْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِكِیْنَ عَبَدَةَ الْاَوْثَانِ وَالْیَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ 39 ''(حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان' مشرکین' بت پرست اور یہود مخلوط لوگ موجود تھے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں سلام فرمایا''۔ (اور نیت مسلمانوں کی فرمائی۔)

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' یہود کی ایک جماعت نے سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی اجازت چاہی (جب اجازت ملی) تو اُنہوں نے کہا: اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ ''آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر موت ہو''۔ فرماتی ہیں' میں نے کہا: بَلْ عَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ ''بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو''۔ (فرماتی ہیں) تو سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنک) اللہ تعالیٰ (تبارک وتعالیٰ جل مجدہُ الکریم) رحیم ہے اور ہر کام میں نرمی پسند فرماتا ہے''۔ تو میں نے عرض کیا' کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں' جو اِن لوگوں نے کہا؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: میں نے (جو جواب میں) کہا: وَعَلَیْکُمْ (اور تم پر) کیا یہ تم نے نہیں سنا؟ 40

اُنہی سے مروی دوسری روایت میں ہے وہ یہود بولے اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ تو سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وَعَلَیْکُمْ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے کہہ دیا۔ اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ وَلَعَنَکُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَیْکُمْ ''تم پر موت ہو' تم پر اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) کی لعنت ہو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) تم پر غضب فرمائے''۔ تو سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! عَلَیْكِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ ''ٹھہرو' نرمی

37 مشکوٰۃ ص 400 حدیث 4665' مرقاۃ جلد 8 ص 486۔ 38 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4655' مرقاۃ جلد 8 ص 474' ابوداؤد حدیث 5227۔ 5231' مسند احمد جلد 5 ص 366' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 6 ص 361' قرطبی جلد 3 ج 5 حدیث 301' کنز العمال حدیث 25230۔ 39 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4639' بخاری جلد 2 ص 924 حدیث 6254' مصنف عبدالرزاق جلد 5 ص 490' مسند احمد جلد 5 ص 203' شرح السنۃ جلد 6 ص 341' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2702۔ 40 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4638' بخاری جلد 2 ص 946 حدیث 6401۔ 6030' مسلم جلد 2 ص 214 حدیث (10۔ 2165)' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2701۔

لازم کرو اور سختی اور فحش سے بچو"۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، مَیں نے عرض کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں جو اُنہوں نے کہا' فرمایا: کیا تم نے یہ سنا جو میں نے کہا؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ 41 "مَیں نے اُن پر ہی لوٹا دیا۔ تو میری دُعا اُن کے بارے میں قبول ہوگی مگر اُن کی دُعا میرے بارے میں قبول نہ ہوگی"۔

حضرت سیّدنا عبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِنِّیْ رَاكِبٌ غَدًا اِلَى الْيَهُوْدِ فَلَا تَبْدَءُوْهُمْ بِالسَّلَامِ. فَاِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ 42 "مَیں کل سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم اُن کو سلام کرنے میں پہل نہ کرنا۔ جب وہ تمہیں سلام کریں تو جواب میں تم وَعَلَيْكُمْ کہو"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ 43 "جب تمہیں یہودی سلام کرتے ہیں تو اُن میں سے ہر ایک کہتا ہے: اَلسَّامُ عَلَيْكَ "تم پر موت پڑے"۔ تو تم بس اِتنا کہو وَعَلَيْكَ اور "تم پر"۔

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ 44 "جب تمہیں اہلِ کتاب سلام کریں تو تم کہہ دو: وَعَلَيْكُمْ اور تم پر"۔

حضرت سیّدنا عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں' فرماتے ہیں کہ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ 46 "وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں سے مشابہت کرے' تم نہ تو یہود کی مشابہت کرو اور نہ نصاریٰ سے۔ یہود کا سلام اُنگلیوں سے اِشارہ ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلیوں سے اِشارہ ہے"۔

حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الادب میں باب مقرر کیا ہے: بَابُ مَنْ لَّمْ يُسَلِّمْ عَلٰى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَّلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهٗ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهٗ وَاِلٰى مَتٰى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِيْ؛ وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَّلَا تُسَلِّمُوْا عَلٰى شَرَبَةِ الْخَمْرِ 46 "باب گناہ کرنے والے کو نہ سلام کرنا' اور نہ ہی اُس کا جواب دینا۔ جب تک اُس کی توبہ قبول نہ ہو جائے۔ اِس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے؟ اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شراب پینے والوں کو سلام نہ کرو"۔

ٹیلیفون یا موبائل سے کال کرنے اور سننے والے

عام طور پر ہیلو سے بات شروع کرتے ہیں اِس کی بجائے ہر سننے والے یا کال کرنے والے شخص کو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنا چاہئے۔

---

41 مشکوٰۃ ص 398' شرح السنۃ جلد 6 ص 339' بخاری جلد 2 ص 947' مسلم جلد 2 ص 214۔ 42 ابن ماجہ ص 271 حدیث 3699' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 6 ص 142' مرقاۃ جلد 8 ص 463۔ 43 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4636' شرح السنۃ جلد 6 ص 339' بخاری جلد 2 ص 925 حدیث 6257' مسلم جلد 2 ص 213 حدیث (8۔2164)' ابوداؤد جلد 2 ص 361 حدیث 5206' مسند احمد جلد 2 ص 9۔ 44 مشکوٰۃ ص 398 حدیث 4637' ابن ماجہ ص 271 حدیث 3697' مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 ص 442' ابوداؤد جلد 2 ص 361 حدیث 5207' مسند احمد جلد 3 ص 99' بخاری جلد 2 ص 925 حدیث 6258' ترمذی حدیث 3301' کنز العمال حدیث 25297' مسلم جلد 2 ص 213 حدیث (6۔2163)۔ 45 مشکوٰۃ ص 399 حدیث 4639' ترمذی جلد 2 ص 99 حدیث 2695' مجمع الزوائد جلد 8 ص 38' مسند احمد جلد 2 ص 499' کنز العمال حدیث 25333' الترغیب الترہیب جلد 3 ص 434' شرح السنۃ جلد 6 ص 336۔ 46 بخاری جلد 2 ص 925۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تمہیں تمہارا دین سکھانے

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' ہم ایک روز (خاتم النبیین حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اس اثنا میں ایک آدمی ہمارے پاس آیا، جس کے کپڑے بہت ہی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے، اس پر سفر کے آثار نظر آتے تھے نہ ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا حتی کہ وہ دو زانو ہو کر (امام الانبیاء حضور سیدنا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لئے، اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اسلام کے متعلق مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: '' اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور یہ کہ (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) کے رسول (ﷺ) ہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان (المبارک) کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرو۔'' اس نے عرض کیا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا، ہمیں اس سے تعجب ہوا کہ وہ آپ ﷺ سے پوچھتا ہے اور آپ ﷺ کی تصدیق بھی کرتا ہے، اس نے عرض کیا: ایمان کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: '' یہ کہ تم اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) پر، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں (علیہم السلام)، اور یوم آخرت پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان لاؤ۔'' اس نے عرض کیا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا، پھر اس نے عرض کیا، احسان کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: '' یہ کہ تم اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ یقیناً تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' اس نے عرض کیا، قیامت کے بارے میں مجھے بتائیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' مسئول اس کے متعلق سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔'' اس نے عرض کیا، اس کی نشانیوں کے بارے میں مجھے بتا دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد مبارک فرمایا: '' یہ کہ لونڈی اپنی مالک کو جنم دے گی اور یہ کہ تم ننگے پاؤں، ننگے بدن، تنگ دست بکریوں کے چرواہوں کو بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر اور ان پر فخر کرتے ہوئے دیکھو گے۔'' (حضرت سیدنا) عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: پھر وہ شخص چلا گیا، میں کچھ دیر ٹھہرا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: '' (اے) عمر (رضی اللہ عنہ)! کیا تم جانتے ہو سائل کون تھا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ (تبارک وتعالیٰ ﷻ) اور اس کے رسول (ﷺ) بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: '' وہ (حضرت) جبرائیل (علیہ السلام) تھے، وہ تمہیں تمہارا دین سکھانے کے لئے تمہارے پاس تشریف لائے تھے۔''

مشکوٰۃ المصابیح حدیث نمبر 2

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شیخ بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینیجنگ ڈائریکٹر
میاں محمد یوسف یوٹی

برکات الاعداد فی آیاتِ البینات

(قسط وار)

ازقلم: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیر اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللّٰہ علیہ

تدفین تک ساتھ دینے والے کو 2 قیراط کا ثواب:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَّمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ 1 ''جو کوئی ایمان رکھ کر اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور نماز اور دفن سے فراغت ہونے تک اُس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ہر قیراط اِتنا بڑا ہو گا جیسے اُحد کا پہاڑ اور جو شخص جنازے پر نماز پڑھ کر دفن سے پہلے لوٹ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا''۔

تین آدمیوں میں سے دو اَفراد کہاں آئے:

حضرت سیّدنا ابو واقد لیثی رضی اللّٰہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(ایک مرتبہ) اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اِردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے (اُن میں سے) دو حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔ (راوی فرماتے ہیں کہ) پھر وہ دونوں نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اِس کے بعد اُن میں سے ایک نے (جب) مجلس میں (ایک جگہ کچھ) گنجائش دیکھی' تو وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا لوٹ گیا۔ تو جب سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم (اپنی گفتگو سے) فارغ ہوئے (تو صحابہ کرام رضی اللّٰہ عنہم سے) فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو (سنو) اُن میں سے ایک نے اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ) سے پناہ چاہی اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانُہٗ) نے اُسے پناہ دی اور دوسرے کو شرم آئی تو اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ) بھی اس سے شرمایا (مگر اسے بھی بخش دیا) اور تیسرے شخص نے منہ موڑا' تو اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ) نے (بھی) اُس سے منہ موڑ لیا''۔ 2

حسد دو باتوں میں جائز ہے:

حضرت سیّدنا عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ فرماتے ہیں: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا 3 ''(سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اِرشاد ہے کہ حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک تو اُس شخص کے بارے میں جسے اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ) نے دولت دی ہو اور وہ اُس دولت کو راہِ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اُس شخص کے بارے میں جسے اللّٰہ (تبارک وتعالیٰ) نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اُس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اِس حکمت کی تعلیم دیتا ہو''۔

تین کے لئے دو گنا اَجر:

حضرت سیّدنا ابو بردہ رضی اللّٰہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت

1 مسند احمد حدیث 9551' صحیح بخاری حدیث 47' صحیح ابن حبان حدیث 602' شرح السنۃ حدیث 1501' مشکوٰۃ حدیث 1651۔ 2 صحیح بخاری حدیث 66' سنن ترمذی حدیث 2724' الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم حدیث 901' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5869' مستخرج ابو عوانۃ حدیث 9535' صحیح ابن حبان حدیث 828' شرح السنۃ حدیث 3334۔ 3 مصنف عبد الرزاق حدیث 5974' صحیح بخاری حدیث 73' مسند حمیدی حدیث 99' مسند احمد حدیث 3651' صحیح مسلم حدیث 815' سنن ابن ماجہ حدیث 4208' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5809۔

کرتے ہیں' فرماتے ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ 4 ''تین شخص ہیں جن کے لئے دوگنا اجر ہے۔ایک وہ جو اہل کتاب سے ہو اور اپنے نبی پر اور محمد ﷺ پر ایمان لائے اور (دوسرے) وہ خادم (غلام) جو اپنے آقا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ) کا حق اَدا کرے اور (تیسرے) وہ آدمی جس کے پاس کوئی لونڈی ہو۔جس سے ضرورت پوری کرتا ہے (نوٹ: یہ آج مفقود ہے) اور اسے تربیت دے تو اچھی تربیت دے' تعلیم دے تو عمدہ تعلیم دے' پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرلے' تو اس کے لئے دوگنا اَجر ہے''۔

فوت شدہ دو بچے:

حضرت سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:''عورتوں نے (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ (آپ ﷺ سے فائدہ اُٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں' اِس لئے آپ اپنی طرف سے ہمارے (وعظ کے) لئے (بھی) کوئی دن خاص فرما دیں۔تو آپ ﷺ نے اُن سے ایک دن کا وعدہ فرمالیا۔اس دن عورتوں سے آپ ﷺ نے ملاقات کی اور انہیں وعظ فرمایا اور (مناسب) اَحکام سنائے جو کچھ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ جو کوئی عورت تم میں سے (اپنے) تین (لڑکے) آگے بھیج دے گی تو وہ اس کے لئے دوزخ سے پناہ بن جائیں گے۔اس پر ایک عورت نے عرض کیا' اگر دو (بچے بھیج دے) آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور دو (کا بھی یہ حکم ہے)''۔ 5

قرآن مجید کی دو آیات مبارکہ:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بہت حدیثیں بیان کرتے ہیں اور (مَیں کہتا ہوں) کہ قرآن مجید میں دو آیتیں نہ ہوتیں تو مَیں کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔ پھر یہ آیت مبارکہ پڑھی' اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَ الْهُدٰى مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ بَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَ اَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرۃ:160-159) کہ جو لوگ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نازل کی ہوئی دلیلوں اور آیتوں کو چھپاتے ہیں (آخر آیت) تک۔ (واقعہ یہ ہے کہ) ہمارے مہاجرین بھائی تو بازار کی خرید وفروخت میں لگے رہتے تھے اور انصار بھائی اپنی جائیدادوں میں مشغول رہتے اور (حضرت سیّدنا) ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ' سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جی بھر کر رہتا (تاکہ آپ ﷺ کی رفاقت میں شکم پری سے بھی بے فکری رہے) اور (ان مجلسوں میں) حاضر رہتا جن (مجلسوں) میں دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ (باتیں) محفوظ رکھتا جو دوسرے محفوظ نہیں رکھ سکتے تھے''۔ 6

کعبہ کے دو دروازے بنا دیتا:

حضرت سیّدنا اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت سیّدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ: قَالَتْ لِي:

4 بخاری حدیث 97' الآداب المفرد حدیث 203' مصابیح السنۃ حدیث 9' مشکوٰۃ حدیث 11۔ 5 مسند احمد حدیث 11296' صحیح بخاری حدیث 101' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5865' مسند ابویعلیٰ حدیث 1279' مستخرج ابوعوانہ حدیث 11484' صحیح ابن حبان حدیث 609' شرح السنۃ حدیث 1546۔ 6 صحیح بخاری حدیث 118' مسند احمد حدیث 7276' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 5836' مستخرج ابوعوانہ حدیث 10931۔

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ 7" (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) آپ سے بہت باتیں چھپا کر کہتی تھیں' تو کیا آپ سے کعبہ کے بارے میں بھی کچھ بیان کیا' مَیں نے کہا (ہاں!) مجھ سے اُنہوں نے کہا کہ (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (ایک مرتبہ) اِرشاد فرمایا تھا کہ اے عائشہ! اگر تیری قوم (دورِ جاہلیت کے ساتھ) قریب نہ ہوتی (بلکہ پرانی ہوگئی ہوتی) ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) نے کہا یعنی زمانہ کفر کے ساتھ (قریب نہ ہوتی) تو مَیں کعبہ کو توڑ دیتا اور اس کے لئے دو دروازے بنا دیتا۔ ایک دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے"۔

دو آدمیوں کا سہارا:

حضرت سیّدنا عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "جب (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علیل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی علالت زیادہ ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنی (دوسری) بیویوں سے اِس بات کی اِجازت لے لی کہ آپ کی تیمارداری میرے ہی گھر کی جائے۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اِجازت دے دی' (ایک روز' سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) گھر سے نکلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاؤں (مبارک کمزوری کی وجہ سے) زمین پر گھسٹتے جاتے تھے' (حضرت سیّدنا) عباس (رضی اللہ عنہ) اور ایک آدمی کے درمیان (آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باہر) نکلے تھے۔ (حضرت سیّدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ مَیں نے یہ حدیث (حضرت سیّدنا) عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو سنائی' تو وہ بولے' تم جانتے ہو دوسرا آدمی کون تھا' مَیں نے عرض کیا کہ نہیں۔ کہنے لگے وہ (امیر المؤمنین حضرت سیّدنا) علی (رضی اللہ عنہ) تھے۔ پھر (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) بیان فرماتی تھیں کہ جب (سیّدالکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گھر میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرض بڑھ گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: میرے اوپر اَیسی سات مشکوں کا پانی ڈالو جن کے سر بند نہ کھولے گئے ہوں۔ تاکہ مَیں (سکون کے بعد) لوگوں کو کچھ وصیت کروں۔ (چنانچہ) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو (اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ) حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لگن میں (جو تانبے کا تھا) بیٹھا دیا گیا اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ان مشکوں سے پانی بہانا شروع کیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہم کو اِشارہ فرمانے لگے کہ بس اَب تم نے اپنا اپنا کام پورا کر دیا تو اِس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے"۔ 8

دو اشخاص کی قبر کے اَندر سے آواز:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "(خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دفعہ مدینہ منورہ یا مکہ مکرمہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ (وہاں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں اُن کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اِن پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ایک شخص اِن میں سے پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اِہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (کھجور کی) ایک ڈالی منگوائی اور اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے (ایک ایک

---

7 صحیح بخاری حدیث 126' جامع الاصول لابن اثیر حدیث 6907' جامع الاحادیث حدیث 26040۔ 8 صحیح بخاری حدیث 198' صحیح مسلم حدیث 418' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 7046' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 121' شرح السنۃ للبغوی حدیث 3825۔

ٹکڑا) ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس لئے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں شاید اس وقت تک ان پر عذاب کم ہو جائے''۔ 9

مسجد نبوی کی تعمیر اور حضرت عمار بن یاسر:

حضرت سیّدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مجھے حضرت سیّدنا عباس بن علی رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''(حضرت سیّدنا) ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) کی خدمت میں جاؤ اور اُن کی اَحادیث مبارکہ سنو۔ ہم گئے۔ دیکھا کہ (حضرت سیّدنا) ابو سعید (رضی اللہ عنہ) اپنے باغ کو دُرست کر رہے تھے۔ ہم کو دیکھ کر آپ (رضی اللہ عنہ) نے اپنی چادر سنبھالی اور گوٹ مار کر بیٹھ گئے۔ پھر ہم سے حدیث شریف بیان کرنے لگے۔ جب مسجد نبوی کے بنانے کا ذکر آیا تو آپ (رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ ہم تو (مسجد کے بنانے میں حصہ لیتے وقت) ایک ایک اینٹ اُٹھاتے۔ لیکن (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) دو دو اینٹیں اُٹھا رہے تھے۔ (شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں دیکھا تو اُن کے بدن سے مٹی جھاڑنے لگے اور فرمایا: اَفسوس! عمار کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ جسے (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) جنت کی دعوت دیں گے اور وہ جماعت (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) کو جہنم کی دعوت دے رہی ہوگی۔ (حضرت سیّدنا) ابو سعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ (حضرت سیّدنا) عمار (رضی اللہ عنہ) کہتے تھے کہ میں فتنوں سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی پناہ مانگتا ہوں''۔ 10

9 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 1314' صحیح بخاری حدیث 216' صحیح مسلم حدیث 292' سنن ترمذی حدیث 70' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 2206' صحیح ابن خزیمہ حدیث 55۔ 10 صحیح بخاری حدیث 447' مسند احمد حدیث 11183۔

49 ویں عظیم الشان محفل میلادِ مصطفیٰ ﷺ
کے سلسلہ میں پُر وقار اور کیف و وجد کی حامل
شبِ انوار زم زم نگینہ
بمقام
آستانہ عالیہ سیلے گوجرال شریف
چک نمبر 176 گ ب تحصیل منڈی فیصل آباد
0300-7676037
0302-6024320
0300-7203452
0306-7172176
ختم شریف قبل از نماز عصر ہوگا
2022
26 جون اتوار
بعد از نماز عشاء

آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں

Available

مکمل کتاب

مؤلف

پیر طریقت، رہبر شریعت، صوفی باصفا، عظیم روحِ شرافت، زبدۃ العارفین، پیکر ایثار و وفا
پروانۂ توحید و رسالت، فنافی الرسول، منظورِ نظر داتا گنج بخش

حضرت علامہ مولانا الحاج

منیر احمد یوسفی

منیر اسلام رحمۃ اللہ علیہ

(ایم۔اے)

سرپرست

خادمِ دینِ اسلام

بشیر احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرپورہ شریف

ترتیب نو

خادمِ دینِ اسلام

خلیل احمد یوسفی

ناشر

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور 0313-3333777

ملنے کا پتہ

نگینہ کتب خانہ متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق

480 بلاک C-1 گجرپورہ (چائنہ سکیم) لاہور 0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولرز

پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 0322-4743180
042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی نیکناں والا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز

پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد فتح ہسپتال، بند روڈ لاہور

مُعلّم اِنسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَخلاقِ کریمانہ

(قسط 4)

ازقلم: علامہ محمد افتخار الحسن (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ)

اعتقادیات میں حُسنِ اَدب:

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِیّٖنَ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ o (النساء: 177) ''کچھ اَصل نیکی یہ نہیں کہ منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو ہاں اَصلی نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں (علیہم السلام) پر اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت یہی ہیں جنھوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیزگار ہیں''۔

اِسلام کی ساری تعلیم اِن چار عنوانوں کے نیچے درج کی جاسکتی ہے (1) عقائد (2) معاملات (3) عبادات (4) اَخلاق مَنْ اٰمَنَ سے لے کر وَ النَّبِیّٖنَ تک عقائد اِسلامیہ کا بیان فرمایا اٰتَى الْمَالَ سے وَ فِی الرِّقَابِ تک معاملات کا بیان فرمایا اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ سے اِسلامی نظام عبادات کے دو اَہم ترین رکن نماز اور زکوٰۃ بتائے گئے اس کے بعد اِسلام جس ضابطہ اَخلاق کی پابندی کا اپنے ماننے والوں کو حکم دیتا ہے اس کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

لوگوں کو خوشی دینے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا بہز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد (حضرت سیّدنا معاویہ بن حیدہ قشیری رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا' کہتے ہیں کہ مَیں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وَیْلٌ لِلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَكْذِبُ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَهٗ وَیْلٌ لَهٗ [1] ''ہلاکت ہے اُس کے لئے جو اِس غرض سے جھوٹ بولے کہ اس سے لوگ ہنسیں۔ ہلاکت ہے اس کے لئے! ہلاکت ہے اس کے لئے!''۔ مطلب یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں بھی صداقت کا پہلو نمایاں ہو۔

بچوں کو بلانے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ: هَا تَعَالَ اُعْطِیْكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا اَرَدْتِ اَنْ تُعْطِیْهِ قَالَتْ: اُعْطِیْهِ تَمْرًا، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا اِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَیْئًا كُتِبَتْ عَلَیْكِ كِذْبَةٌ [2] ''ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا۔ اِدھر آؤ' چیز دوں گی اور (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری والدہ سے دریافت فرمایا: ''آپ اِس کو کیا دینا چاہتی ہو؟'' اُنھوں نے عرض کیا' مَیں اسے کھجور دینا چاہتی ہوں۔ پھر (اِمام الانبیاء حضور سیّدنا) رسول

[1] الزہد والرقاق لابن مبارک حدیث 733' مسند احمد حدیث 20045' سنن دارمی حدیث 2744' سنن ترمذی حدیث 2315' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 11591' **المعجم الکبیر** للطبرانی حدیث 951' الآداب **للبیہقی** حدیث 302۔ [2] مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 27266' سنن ابوداؤد حدیث 4991' مصابیح السنۃ حدیث 3791' مشکوٰۃ حدیث 4882۔

اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اگر آپ اسے کچھ نہ دیتیں تو آپ پر ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن سائب بن یزید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: لَا يَأْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا وَلَا جَادًّا [3] "تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی کوئی چیز ہرگز نہ لے، نہ ہنسی مذاق میں اور نہ حقیقت میں سچے طور پر"۔

تشریح: **کسی مسلمان بھائی کی کوئی چیز نہیں اُٹھانی چاہئے جیسے آج کل ہم مذاق مذاق میں اُٹھا لیتے ہیں اور اگر پتہ چل گیا تو مذاق نہ چلا تو چیز ہڑپ کر جاتے ہیں۔**

باتوں کے ہیر پھیر نہ کرنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ تَعَلَّمَ صَرْفَ الْكَلَامِ لِيَسْبِيَ بِهِ قُلُوْبَ الرِّجَالِ اَوِ النَّاسِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا [4] "جس نے گفتگو کا ہیر پھیر (باتیں بنانے کا ڈھنگ) اس لئے سیکھا کہ وہ اس کے ذریعے سے لوگوں کے دِل موہ (یعنی جیت) لے، تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) قیامت کے روز اس کا کوئی نفل اور فرض قبول نہیں کرے گا"۔

شعر وشاعری میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا [5] "تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس کے لئے بہتر ہے کہ شعروں سے بھرے"۔

تشریح: اِس شعر وشاعری سے مراد شرکیہ اَشعار یا گندے اور غلیظ اَشعار جن سے شہوت بھڑکانا مقصود ہو یا اِس سے گانوں کے اَشعار مراد ہیں جیسے آج کل لوگ چلتے پھرتے گانے گنگناتے رہتے ہیں رہے اچھے اور جنگی اَشعار یا وہ اَشعار جن میں شان الوہیت اور شان رسالت ہو بلاشبہ جائز ہیں۔

کچھ جانوروں کو نہ مارنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَهَى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِنَ الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلَةُ وَالْهُدْهُدُ وَالصُّرَدُ [6] "(سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے چار قسم کے جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیونٹی، شہد کی مکھی، ہدہد اور لٹورا (یہ بھی ایک جانور ہے)"۔ رہے موذی اَذیت دینے والے جانور جیسے بچھو وغیرہ اُن کو بلاشبہ مارنا جائز ہے۔ اور سانپ کو ایک بار منع کر کے مارنے کی اِجازت ہے۔

عورت کا مرد کے ساتھ چلنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت ابواُسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيْقِ

---

[3] مسند ابن ابی شیبہ حدیث 682، سنن ابوداؤد حدیث 5003، السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 11499، شرح السنۃ حدیث 2572۔ [4] سنن ابوداؤد حدیث 5006، شعب الایمان حدیث 4974، شرح السنۃ حدیث 8893، مشکوٰۃ حدیث 4802، الجامع الصغیر حدیث 12307، کنز العمال حدیث 29022۔ [5] سنن ابوداؤد حدیث 5009، مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 199، مصنف عبدالرزاق حدیث 21577، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 27766، مسند احمد حدیث 1220، صحیح بخاری حدیث 5802، صحیح مسلم حدیث 2257، سنن ابن ماجہ حدیث 3759۔ [6] سنن ابوداؤد حدیث 5267، مصنف عبدالرزاق حدیث 8679، مسند احمد حدیث 3266، سنن ابن ماجہ حدیث 3224، السنن الکبریٰ **للبیہقی** حدیث 10070، مشکوٰۃ حدیث 4145، کنز العمال حدیث 39977۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اسْتَأْخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ أَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِيْقِ فَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تَلْتَصِقُ بِالْجِدَارِ حَتّٰى إِنَّ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ لُصُوْقِهَا بِهِ 7 ”جبکہ آپ ﷺ مسجد سے نکل رہے تھے اور مرد عورتوں کے ساتھ درمیان راستے میں مل جل کر چل رہے تھے۔تو (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: ”پیچھے پیچھے رہو۔تمہیں مناسب نہیں کہ راستے کے عین درمیان میں چلو۔ بلکہ راستے (اور گلی) کے اَطراف میں چلا کرو“۔ چنانچہ عورت دیوار کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھی۔حتیٰ کہ اس کا کپڑا دیوار کے ساتھ چمٹ کر بعض دفعہ پھٹ جاتا (کیونکہ وہ دیواروں کے ساتھ لگ کر چلا کرتی تھیں)

تشریح: آج ہم اور ہماری اَولاد اور ہماری عورتیں کس مقام پہ کھڑے ہیں کیا نظرِ ثانی کی ضرورت نہیں؟

غصہ پینے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں، سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْفِذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُخَيِّرَهُ اللّٰهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ مَا شَاءَ 8 ”جو شخص غصہ پی جائے جبکہ وہ اس پر عمل درآمد کی قدرت رکھتا ہو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) اسے قیامت کے دن برسرِ مخلوق بلائے گا اور اسے اِختیار دے گا کہ جنت کی حورعین میں سے جسے چاہے منتخب کر لے“۔

تشریح: اپنے ذاتی معاملات میں غصہ پینے کی یہی فضیلت ہے رہا ناموسِ دین ورسالت اس میں غصہ نہ آنا یا پی جانا دلیری نہیں بلکہ بے ایمانی ہے۔

گھر سے نکلنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: يُقَالُ حِيْنَئِذٍ: هُدِيْتَ وَكُفِيْتَ وَوُقِيْتَ فَتَتَنَحّٰى لَهُ الشَّيَاطِيْنُ فَيَقُوْلُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ 9 ”جب بندہ اپنے گھر سے نکلے اور یہ کلمات کہہ لے: (بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ) ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے، مَیں اللہ (عزوجل) پر بھروسہ کرتا ہوں۔ کسی شر اور بُرائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل ہونا اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) کی مدد کے بغیر ممکن نہیں“۔تو اس وقت اسے یہ کہا جاتا ہے: تجھے ہدایت ملی، تیری کفایت کی گئی اور تجھے بچا لیا گیا (ہر بلا سے)۔ چنانچہ شیاطین اس سے دُور ہو جاتے ہیں اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیونکر چلے گا جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے بچا لیا گیا“۔

مرغ اور گدھے کی آواز میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللّٰهَ تَعَالَى مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا 10 ”جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ (تبارک

---

7 سنن ابوداؤد حدیث 5272، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 580، شعب الایمان حدیث 7822، مشکوٰۃ حدیث 4727۔ 8 مسند احمد حدیث 15637، سنن ابن ماجہ حدیث 4186، سنن ابوداؤد حدیث 4777، سنن ترمذی حدیث 2021، مسند ابو یعلیٰ حدیث 1497، شعب الایمان حدیث 7950، مشکوٰۃ حدیث 5088، مجمع الزوائد حدیث 7452۔ 9 سنن ابن ماجہ حدیث 3886، مصنف عبد الرزاق حدیث 20887، سنن ابوداؤد حدیث 5095، مشکوٰۃ حدیث 2443، کنز العمال حدیث 41537، الجامع الصغیر حدیث 500۔ 10 مسند احمد حدیث 8064، صحیح بخاری حدیث 3127، الادب المفرد حدیث 1236، صحیح مسلم حدیث 2729، سنن ابوداؤد حدیث 5102، سنن ترمذی حدیث 3459۔

وتعالیٰ غفور ورحیم) سے اس کے فضل کا سوال کرو۔ بیشک اس نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو' تو شیطان سے اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) کی پناہ طلب کرو۔ بیشک اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے''۔

حضرت سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا سَمِعۡتُمۡ نُبَاحَ الۡكِلَابِ وَنَهِيقَ الۡحُمُرِ بِاللَّيۡلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ يَرَيۡنَ مَا لَا تَرَوۡنَ 11ؒ ''جب تم رات کو کتوں کا بھونکنا اور گدھوں کی آوازیں سنو' تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ شانہٗ) کی پناہ طلب کرو' بلاشبہ یہ وہ کچھ دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے''۔

وسوسہ کو زبان پر نہ لانے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَنَا يَجِدُ فِيۡ نَفۡسِهٖ يُعَرِّضُ بِالشَّيۡءِ لَاَنۡ يَكُوۡنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيۡهِ مِنۡ اَنۡ يَتَكَلَّمَ بِهٖ فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ اَللّٰهُ اَكۡبَرُ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ رَدَّ كَيۡدَهٗ اِلَى الۡوَسۡوَسَةِ 12ؒ ''ایک آدمی (سیّدالعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اَقدس میں آیا اور عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہمارے دِل میں کچھ خیالات آتے ہیں اور وہ اِشارے کنائے سے کچھ اِس طرح کہہ رہا تھا کہ ان خیالات کو زبان پر لانے کی بجائے جل کر کوئلہ ہو جانا ہمارے لئے بہتر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام تعریفیں اُس ذات کے لئے ہیں جس نے اُس (یعنی ابلیس) کے مکر کو وسوسے کی طرف لوٹا دیا''۔

پھل اور سایہ دار درخت کے نہ کاٹنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنۡ قَطَعَ سِدۡرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَاۡسَهٗ فِي النَّارِ 13ؒ ''جس نے بیری کا درخت کاٹا' اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ سلطانہٗ) اُس کے سر کو جہنم میں اُلٹا لٹکائے گا''۔

تشریح: یعنی مراد یہ ہے کہ جنگل میں لگی بیری کا درخت جو آنے جانے والے مسافروں اور جانوروں کے لئے سائے اور پھل کا کام دیتا ہو اور کوئی شخص بے مقصد ظلم سے اسے کاٹ ڈالے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ جلّ مجدہٗ الکریم) اُسے جہنم میں اُلٹا لٹکائے گا۔ ہر پھل دار اور سایہ دار درخت کا یہی حکم ہے کہ اُسے بلا ضرورت کاٹنا اور جلانا منع ہے۔

تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نَزَعَ رَجُلٌ لَمۡ يَعۡمَلۡ خَيۡرًا قَطُّ غُصۡنَ شَوۡكٍ عَنِ الطَّرِيۡقِ اِمَّا كَانَ فِيۡ شَجَرَةٍ فَقَطَعَهٗ وَاَلۡقَاهُ وَاِمَّا كَانَ مَوۡضُوۡعًا فَاَمَاطَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا فَاَدۡخَلَهُ الۡجَنَّةَ 14ؒ ''ایک آدمی جس نے کبھی کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا' اُس نے راستے سے کانٹوں کی ایک ٹہنی دُور کر دی۔ یہ (ٹہنی) یا تو درخت پر تھی کہ اُس نے کاٹ پھینکی یا راستے میں پڑی تھی اور اُس نے ایک طرف ہٹا دی تو اللہ (تبارک

11ؒ سنن ابوداؤد حدیث 5103' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 29806' مسند احمد حدیث 24654' الادب المفرد حدیث 1234' مسند ابویعلی حدیث 2221' مشکوۃ حدیث 4302۔
12ؒ مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 2827' سنن ابوداؤد حدیث 5112' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 10436۔ 13ؒ سنن ابوداؤد حدیث 5239' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8557' السنن الکبریٰ للبیهقی حدیث 11758' شرح السنۃ حدیث 2177' مشکوۃ حدیث 2970۔ 14ؒ سنن ابوداؤد حدیث 5245' صحیح ابن حبان حدیث 784' المعجم الاوسط حدیث 3133' الجامع الصغیر حدیث 11701۔

وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) نے اُس کا یہ عمل قبول کر لیا اور اِس کی وجہ سے اُسے جنت میں داخل فرما دیا‘‘۔

چھپکلی یا گرگٹ کو مارنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً أَدْنَى مِنَ الثَّانِيَةِ [15] ’’جس نے چھپکلی (اور گرگٹ) کو پہلی چوٹ میں مارا اُس کے لئے اتنا اِتنا ثواب ہے۔ اور جس نے دوسری چوٹ میں مارا اُسے اتنا اِتنا ثواب ہے۔ یعنی پہلے سے کم۔ اور جس نے تیسری چوٹ میں مارا اُس کے لئے اِتنا اِتنا ثواب ہے۔ یعنی دوسری بار سے بھی کم‘‘۔

تشریح: جب حضرت سیّدنا ابرہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو اِس منحوس جانور نے دُور سے پھونکیں ماریں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے جلیل القدر اور پیارے پیغمبر جناب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کی بے اَدبی کی جس کی سزا آج تک اس کی نسلیں بھگت رہی ہیں اِس سے معلوم ہوا کہ گستاخی کتنا بڑا جرم ہے کہ سزا صرف گستاخ تک محدود نہیں رہتی بلکہ نسل در نسل منتقل ہوتی ہے۔

اَچانک نظر اُٹھنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي [16] ’’میں نے (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کسی اَجنبیہ عورت پر) اَچانک پڑ جانے والی نظر کے متعلق پوچھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم اپنی نگاہ پھیر لیا کرو‘‘۔

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ [17] ’’مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک پھیل رہی ہو اور رنگ چھپا ہوا ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن مہک اس کی چھپی ہوئی ہو‘‘۔

تشریح: عورتوں کی خوشبو جیسے مہندی وغیرہ۔

تین چیزیں واپس نہ کرنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ: الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ الدُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطِّيبَ [18] ’’تین چیزیں (ہدیہ وتحفہ میں آئیں) تو وہ واپس نہیں کرنی چاہئے تکیے‘ دہن اور دودھ‘ دہن (تیل) سے مراد خوشبو ہے‘‘۔

ران چھپانے میں حُسنِ اَدب:

حضرت ابو زناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھے حضرت ابن جرھد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے خبر دی: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

---

15 صحیح مسلم حدیث 2240‘ سنن ابوداؤد حدیث 5263‘ سنن ترمذی حدیث 1482‘ مستخرج ابی عوانہ حدیث 9903‘ السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 3488۔ 17 مصنف عبدالرزاق حدیث 8186‘ مسند احمد حدیث 10977‘ سنن ابوداؤد حدیث 2173‘ سنن ترمذی حدیث 2787‘ مسند بزار حدیث 6486‘ سنن نسائی حدیث 5117‘ المعجم الکبیر حدیث 314۔ 18 سنن ترمذی حدیث 2790‘ المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 13279‘ شعب الایمان حدیث 6079‘ شرح السنۃ للبغوی حدیث 3173‘ مشکوٰۃ حدیث 3029‘ الجامع الصغیر حدیث 5357۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّ فَخِذَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ 19 ''(شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ران کھولے ہوئے تھے تو (سراج السالکین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ران ڈھانپ لو کیونکہ یہ ستر (چھپانے کی چیز) ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْفَخِذُ عَوْرَةٌ ''ران ستر (چھپانے کی چیز) ہے''۔

غیر محرم عورتوں سے بچنے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ 20 ''میں نے اپنے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں چھوڑا''۔

سفید لباس پہننے میں حُسنِ اَدب:

حضرت سیّدنا سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِلْبَسُوْا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ، وَأَطْيَبُ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ 21 ''سفید کپڑے پہنو' کیونکہ یہ پاکیزہ اور عمدہ لباس ہیں اور انہیں سفید کپڑوں میں اپنے مُردوں کو کفن دو''۔

19 مصنف عبدالرزاق حدیث 20868' مسند حمیدی حدیث 880' مسند احمد حدیث 2493' سنن ترمذی حدیث 2789' مسند بزار حدیث 4905' المعجم الکبیر حدیث 2138' مجمع الزوائد حدیث 2233۔ 20 مصنف عبدالرزاق حدیث 21684' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 18577' مسند احمد حدیث 21829' صحیح بخاری حدیث 4808' صحیح مسلم حدیث 2740' سنن ترمذی حدیث 2780۔ 21 سنن ترمذی حدیث 2810' سنن ابن ماجہ حدیث 3567' مسند ابوداؤد طیالسی حدیث 936' مسند احمد حدیث 20154' سنن نسائی حدیث 1896' المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 3919' مستدرک حاکم حدیث 1309۔

High Quality Regd.#.4693778-4

NAGINA
Tile Bond Building is Our Passion

NAGINA TILE BOND
High Performance For All
Multi Purpose

TILE DIRECT TO SCREED AFTER 24 HRS

Store in Dry Place

WALL & FLOOR
INTERIOR
EXTERIOR

SPANISH TECHNOLOGY

Suitable for all types floor and wall tiles

- Ceramic Tiles
- Quarry Tiles
- Concrete
- Brick Work
- Block Work

Hussain Ashraf 0315-4180913-0322-4465292 Email: hmhussain79@gmail.com

Muhammad Sohail
Chief Executive

HAJI AUTOS

Genuine Parts

HINO MITSUBISHI TOYOTA KOMATSU

ISUZU HELI TEU TCM

Address:
82-General Bus Stand
Badami Bagh, Lahore
Pakistan

Cell: 0333-4208091
Tel:+92 42-37701456
Email:
hajiautoslhr@gamil.com

Seiko

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا
ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹرسائیکلوں کے لیے بھی
آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ

از قلم: خادمِ دین اسلام خلیل احمد یوسفی

کس سے مدد ملے گی؟

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ وَاِنَّہَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ (البقرۃ:45) ''اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر اُن پر جو دِل سے میری طرف جھکتے ہیں''۔

یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور نماز سے مدد چاہو سبحان اللہ کیا پاکیزہ تعلیم ہے صبر مصیبتوں کا اَخلاقی مقابلہ ہے اِنسان عدل وعزم حق پرستی پر بغیر اُس کے قائم نہیں رہ سکتا۔

صبر کی تین قسمیں ہیں۔(1) شدت ومصیبت پر نفس کو روکنا (2) طاعت وعبادت کی مشقتوں میں مستقل رہنا (3) معصیت کی طرف مائل ہونے سے طبیعت کو باز رکھنا' بعض مفسرین نے یہاں صبر سے روزہ مراد لیا ہے وہ بھی صبر کا ایک فرد ہے اِس آیت مبارک میں مصیبت کے وقت نماز کے ساتھ اِستعانت کی تعلیم بھی فرمائی' کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اہم اُمور کے پیش آنے پر مشغولِ نماز ہوجاتے تھے' اِس آیت مبارکہ میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنین صادقین کے سوا اَوروں پر نماز گراں ہے۔

بنی اسرائیل صابر نہیں:

وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِہَا وَقِثَّآئِہَا وَفُوْمِہَا وَعَدَسِہَا وَبَصَلِہَا قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ ہُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ ہُوَ خَیْرٌ اِہْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَکُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَضُرِبَتْ عَلَیْہِمُ الذِّلَّۃُ وَالْمَسْکَنَۃُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰہِ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمْ کَانُوْا یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ الْحَقِّ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ (البقرۃ:61)

''اور جب تم نے کہا اے موسیٰ 1 ہم سے تو ایک کھانے پر 2 ہرگز صبر نہ ہوگا تو آپ اپنے رب (کریم) سے دُعا کیجئے کہ زمین کی اُگائی ہوئی چیزیں ہمارے لئے نکالے کچھ ساگ اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز فرمایا کیا ادنیٰ چیز کو بہتر کے بدلے مانگتے ہو 3 اَچھا مصر 4 یا کسی شہر میں اُترو وہاں تمہیں ملے گا جو تم نے مانگا 5 اور ان پر مقرر کردی گئی خواری اور ناداری 6 اور خدا کے

---

1 بنی اسرائیل کی یہ اَدا بھی نہایت بے اَدبانہ تھی کہ پیغمبر اولوالعزم کو نام لے کر پکارا یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا اور کوئی تعظیم کا کلمہ نہ کہا (فتح العزیز) جب اَنبیاء کرام علیہم السلام کا خالی نام لینا بے اَدبی ہے تو ان کو بشر اور ایلچی کہنا کس طرح گستاخی نہ ہوگا غرض انبیاء کرام علیہم السلام کے ذکر میں بے تعظیمی کا شائبہ بھی ناجائز ہے۔ 2 (ایک کھانے) سے (ایک قسم کا کھانا) مراد ہے۔ 3 جب وہ اس پر بھی نہ مانے تو حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی اِرشاد ہوا ''اِہْبِطُوْا''۔ 4 مصر عربی میں شہر کو بھی کہتے ہیں کوئی شہر ہو اور خاص شہر یعنی مصر موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی ہے یہاں دونوں میں سے ہر ایک مراد ہوسکتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ یہاں خاص شہر مصر مراد نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے لئے یہ لفظ غیر منصرف ہوکر مستعمل ہوتا ہے اور اس پر تنوین نہیں آتی جیسا کہ دوسری آیت میں وارد ہے۔ ''اَلَیْسَ لِیْ مُلْکُ مِصْرَ'' اور ''اُدْخُلُوْا مِصْرَ'' مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ سکون اوسط کی وجہ سے لفظ ہند کی طرح اس کو منصرف پڑھنا درست ہے نحو میں اس کی تصریح موجود ہے علاوہ بریں حسن وغیرہ کی قرأت میں مصر بلا تنوین آیا ہے اور بعض مصاحف حضرت عثمان اور مصحف اُبَی رضی اللہ عنہم میں بھی اَیسا ہی ہے اسی لئے حضرت مترجم قدس سرہ نے ترجمہ میں دونوں احتمالوں کو اَخذ فرمایا ہے اور شہر معین کے احتمال کو مقدم کیا۔ 5 یعنی ساگ ککڑی وغیرہ کو ان چیزوں کی طلب گناہ نہ تھی لیکن ''مَنٌ وَسَلْوٰی'' جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے ہمیشہ ان لوگوں کا میلان طبع پستی ہی کی طرف رہا اور حضرت موسیٰ وہارون وغیرہ (بقیہ آئندہ صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

غضب میں لوٹے 7 یہ بدلہ تھا اس کا کہ وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ) کی آیتوں کا انکار کرتے اور انبیاء (کرام علیہم السلام) کو ناحق شہید کرتے 8 یہ بدلہ تھا اُن کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا''۔

نماز اور صبر سے مدد:

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ:153) ''اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو 9 بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے''۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرۃ: 155) ''اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے 10 اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے 11 اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو''۔

اللہ تبارک وتعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے:

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ (البقرۃ:249) ''پھر جب طالوت

(گذشتہ صفحہ کا بقیہ) جلیل القدر بلند ہمت انبیاء (علیہم السلام) کے بعد بنی اسرائیل کی لئیمی وکم حوصلگی کا پورا ظہور ہوا اور تسلط جالوت وحادثہ بخت نصر کے بعد تو وہ بہت ہی ذلیل وخوار ہو گئے اس کا بیان ''ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ'' میں ہے۔ 6 یہود کی ذلت تو یہ کہ دُنیا میں کہیں نام کو ان کی سلطنت نہیں اور ناداری یہ کہ مال موجود ہوتے ہوئے بھی حرص سے محتاج ہی رہتے ہیں۔ 7 انبیاء وصلحاء کی بدولت جو رتبے انہیں حاصل ہوئے تھے ان سے محروم ہو گئے اس غضب کا باعث صرف یہی نہیں کہ انہوں نے آسمانی غذاؤں کے بدلے اَرضی پیداوار کی خواہش کی یا اُسی طرح کی اور خطائیں جو زمانہ حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام میں قوم موسیٰ سے صادر ہوئیں بلکہ عہد نبوت سے دُور ہونے اور زمانہ دراز گزرنے سے ان کی استعدادیں باطل ہوئیں اور نہایت قبیح اَفعال اور عظیم جرم ان سے سرزد ہوئے۔ یہ ان کی اس ذلت وخواری کا باعث ہوئے۔ 8 جیسا کہ انہوں نے حضرت زکریا ویحییٰ وشعیا علیہم السلام کو شہید کیا اور یہ قتل اَیسے ناحق تھے جن کی وجہ خود یہ قاتل بھی نہیں بتا سکتے۔ 9 حدیث شریف میں ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی سخت مہم پیش آتی نماز میں مشغول ہو جاتے اور نماز سے مدد چاہنے میں نماز استسقا وصلوۃ حاجت داخل ہے۔ 10 آزمائش سے فرمانبردار ونافرمان کے حال کا ظاہر کرنا مراد ہے۔ 11 امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: کہ خوف سے اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم کا ڈر' بھوک سے رمضان کے روزے' مالوں کی کمی سے زکوۃ وصدقات دینا' جانوں کی کمی سے اَمراض کے ذریعہ موتیں ہونا' پھلوں کی کمی سے اُولاد کی موت مراد ہے اس لئے کہ اُولاد دِل کا پھل ہوتی ہے حدیث شریف میں ہے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی بندے کا بچہ مرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم ملائکہ سے فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کی وہ عرض کرتے ہیں کہ ہاں یارب' پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا عرض کرتے ہیں ہاں یارب' فرماتا ہے اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ عرض کرتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ'' پڑھا فرماتا ہے اس کے لئے جنت میں مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ حکمت: مصیبت کے پیش آنے سے قبل خبر دینے میں کئی حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ اس سے آدمی کو وقت مصیبت صبر آسان ہو جاتا ہے' ایک یہ کہ جب کافر دیکھیں کہ مسلمان بلا ومصیبت کے وقت صابر وشاکر اور استقلال کے ساتھ اپنے دین پر قائم رہتا ہے تو انہیں دین کی خوبی معلوم ہو اور اس کی طرف رغبت ہو' ایک یہ کہ آنے والی مصیبت کی قبل وقوع اطلاع غیبی خبر اور امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے ایک حکمت یہ کہ منافقین کے قدم ابتلاء کی خبر سے اُکھڑ جائیں اور مومن ومنافق میں اِمتیاز ہو جائے۔

لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا 12 بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے تو جو اس کا پانی پیے وہ میرا نہیں اور جو نہ پیے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چلّو اپنے ہاتھ سے لے لے 13 تو سب نے اس سے پیا مگر تھوڑوں نے 14 پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ کے مسلمان نہر کے پار گئے بولے ہم میں آج طاقت نہیں جالوت اور اس کے لشکروں کی بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے''۔ 15

اللہ تبارک وتعالیٰ سے صبر مانگنا:

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ o (البقرۃ:250) ''پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر''۔

صابرین کی شان:

اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ o (آل عمران:17) ''صبر والے 16 اور سچے 17 اور ادب والے اور راہ خدا میں خرچنے والے اور پچھلے پہر سے معافی مانگنے والے''۔ 18

صبر سے کام لو:

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا لَا یَضُرُّكُمْ كَیْدُهُمْ شَیْــٴًـا اِنَّ اللّٰهَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ o (آل عمران:120) ''تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں بُرا لگے 19 اور تم کو بُرائی پہنچے تو اس پر خوش ہوں اور اگر تم صبر اور پرہیزگاری کئے رہو 20 تو اُن کا داؤں تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا بے شک اُن کے سب کام خدا کے گھیرے میں ہیں''۔

مسئلہ: اس آیتِ مبارک سے معلوم ہوا کہ دشمن کے مقابلے میں صبر وتقویٰ کام آتا ہے۔

صبر پر 5000 فرشتے:

بَلٰۤى اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا وَ یَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا یُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ مُسَوِّمِیْنَ o (آل عمران:125) ''ہاں کیوں نہیں اگر تم صبر وتقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا''۔ 21

---

12 یعنی بیت المقدس سے دشمن کی طرف روانہ ہوا وہ وقت نہایت شدت کی گرمی کا تھا لشکریوں نے طالوت سے اُس کی شکایت کی اور پانی کے طلبگار ہوئے۔ 13 یہ امتحان مقرر فرمایا گیا تھا کہ شدت تشنگی کے وقت جو اطاعت حکم پر مستقل رہا وہ آئندہ بھی مستقل رہے گا اور سختیوں کا مقابلہ کر سکے گا اور جو اس وقت اپنی خواہش سے مغلوب ہوا اور نافرمانی کرے وہ آئندہ سختیوں کو کیا برداشت کرے گا۔ 14 جن کی تعداد تین سو تیرہ تھی انہوں نے صبر کیا اور ایک چلّو ان کے اور انکے جانوروں کے لئے کافی ہو گیا اور انکے قلب وایمان کو قوت ہوئی اور نہر سے سلامت گزر گئے اور جنہوں نے خوب پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے تشنگی اور بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔ 15 ان کی مدد فرماتا ہے اور اسی کی مدد کام آتی ہے۔ 16 جو طاعتوں اور مصیبتوں پر صبر کریں اور گناہوں سے باز رہیں۔ 17 جن کے قول اور ارادے اور نیتیں سب سچی ہوں۔ 18 اس میں آخر شب میں نماز پڑھنے والے بھی داخل ہیں اور وقت سحر کے دعا واستغفار کرنے والے بھی یہ وقت خلوت واجابت دُعا کا ہے۔ حضرت سیّدنا لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا کہ مُرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحر سے ندا کرے اور تم سوتے رہو۔ 19 اور اس پر وہ رنجیدہ ہوں۔ 20 اور اُن سے دوستی ومحبت نہ کرو۔ 21 چنانچہ مؤمنین نے روز بدر صبر وتقویٰ سے کام لیا اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ نے حسب وعدہ پانچ ہزار فرشتوں کی مدد بھیجی اور مسلمانوں کی فتح اور کافروں کی شکست ہوئی۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ يَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ o (آل عمران: 142) ''کیا اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے اور اَبھی اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانہٗ) نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا اور نہ صبر والوں کی آزمائش کی''۔ 22ے

اللہ تبارک وتعالیٰ صبر والوں کو محبوب رکھتا ہے:

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ فَمَا وَ هَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ مَا ضَعُفُوْا وَ مَا اسْتَكَانُوْا وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ o (آل عمران: 146) ''اور کتنے ہی اَنبیاء (کرام علیہم السلام) نے جہاد کیا ان کے ساتھ بہت خدا والے تھے تو نہ سُست پڑے اُن مصیبتوں سے جو اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) کی راہ میں انہیں پہنچیں اور نہ کمزور ہوئے اور نہ دبے 23ے اور صبر والے اللہ کو محبوب ہیں''۔

صبر میں نجات:

لَتُبْلَوُنَّ فِيْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ o (آل عمران: 186) ''بے شک ضرور تمہاری آزمائش ہوگی تمہارے مال اور تمہاری جانوں میں 24ے اور بے شک ضرور تم اَگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ برا سنو گے اور اگر تم صبر کرو اور بچتے رہو تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے''۔

22ے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کی رضا کے لئے کیسے زخم کھاتے اور تکلیف اُٹھاتے ہیں اس میں اُن پر عِتاب ہے جو روزِ اُحد کُفّار کے مقابلہ سے بھاگے۔ 23ے ایسا ہی ہر ایماندار کو چاہیے۔ 24ے حقوق وفرائض اور نقصان اور مصائب اور اَمراض وخطرات وقتل ورنج وغم وغیرہ سے تاکہ مؤمن وغیر مؤمن میں اِمتیاز ہو جائے مسلمانوں کو یہ خطاب اِس لئے فرمایا گیا کہ آنے والے مصائب وشدائد پر انہیں صبر آسان ہو جائے۔

مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کریں

مرتب: پیرِ طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔سی۔ایس)
(سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجر پورہ شریف)

''مصافحہ'' ص ف ح (صفح) سے بنا ہے جس کے معنی ہیں کشادگی و چوڑائی۔ اِن معنوں میں دروازے کے تختوں کو ''صَفَائِحُ الْبَابْ'' کہتے ہیں اور تلوار کی چوڑائی کو ''صُفْحُ السَّیْفِ'' کہتے ہیں۔ ''مصافحہ'' کے معنی ہیں' ہاتھ کی چوڑائی یعنی ''ایک کی ہتھیلی کو دوسرے کی ہتھیلی سے ملانا''۔ 1 فقط اُنگلیوں کے چھونے سے مصافحہ نہیں ہوتا۔ 2

مصافحہ کا آغاز:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' جب یمن کے لوگ (مدینہ منورہ) آئے تو خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: قَدْ جَآءَ کُمْ اَھْلُ الْیَمَنِ وَھُمْ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافَحَۃِ ''تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے سب سے پہلے مصافحہ شروع کیا''۔ 3

طریقۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا' کیا شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مصافحہ کا دستور تھا؟ فرمایا: ہاں! 4 اِنھی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اِذَا تَلَاقُوْا تَصَافَحُوْا ''جب ملتے تھے مصافحہ کرتے تھے''۔ 5

ملاقات کے آداب:

حضرت سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم نے اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا جب کوئی بندہ اپنے بھائی یا دوست سے ملے تو کیا اُس کے لئے جھکے' فرمایا نہیں! عرض کیا اُس سے لپٹ جائے اور اُسے چومے۔ فرمایا: نہیں' عرض کیا: اَفَیَاخُذُ بِیَدِہٖ وَیُصَافِحُہٗ ''کیا اُس کا ہاتھ پکڑے اور اُس سے مصافحہ کرے؟''۔ فرمایا: ہاں! 6

ابنِ ماجہ میں ہے ''کیا ایک دوسرے کے لئے (ملاقات کے وقت) جھکیں؟ فرمایا: نہیں۔ وَلٰکِنْ تَصَافَحُوْا ''بلکہ مصافحہ کرو''۔ 7

حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مقدس:

حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معمول مبارک یہ تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ پہلے خود سلام و مصافحہ فرماتے' کوئی شخص جھک کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کان مبارک میں بات عرض کرتا تو اُس وقت تک (یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو) جب تک وہ خود نہ چھوڑے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود منہ نہ ہٹاتے۔ مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ خود نہ چھوڑ دے اُس کا ہاتھ نہ چھوڑتے۔ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ کے زانوں مبارک کبھی ہم نشینوں سے آگے نہ نکلے ہوئے ہوتے۔ 8 مل کر بیٹھتے تھے۔

سلام سے پہلے مصافحہ نہیں:

حضرت سیّدنا جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا لَقِیَ اَصْحَابَہٗ لَمْ یُصَافِحْھُمْ حَتّٰی یُسَلِّمَ عَلَیْھِمْ 9 ''جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ملتے تو اُس وقت تک مصافحہ نہیں کرتے تھے جب تک اُنہیں سلام

1 مرآۃ شرح مشکوۃ جلد 6 ص 354۔ 2 بہار شریعت حصہ 16 ص 103۔ 3 ابوداؤد جلد 2 ص 361' کتاب الاذکار ص 227۔ 4 بخاری جلد 2 ص 926' مشکوۃ ص 400' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 434' کتاب الاذکار ص 227' شرح السنۃ جلد 6 ص 353۔ 5 مجمع الزوائد جلد 8 ص 36' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433۔ 6 مشکوۃ ص 401' شرح السنۃ جلد 6 ص 354' مسند احمد جلد 3 ص 198۔ 7 ابن ماجہ ص 271' ترمذی جلد 2 ص 102' مشکوۃ ص 401۔ 8 ابوداؤد' ترمذی' سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلد 2 ص 277۔ 9 مجمع الزوائد جلد 8 ص 36۔

نہیں فرما لیتے تھے۔ (یعنی مصافحہ سے پہلے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ فرماتے)

دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کرنا:

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف میں کِتَابُ الْاِسْتِئْذَانِ (کتابِ اذن مانگنے کی) میں باب باندھا ہے۔ بَابُ الْاَخْذِ بِالْیَدَیْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِیَدَیْهِ[10] "باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا۔ حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا"۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تشہد سکھلایا جیسے قرآنِ مجید میں سے کوئی سورت سکھاتے ہیں (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تشہد سکھاتے تھے تو) اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور حضرت سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا میں مسجد میں داخل ہوا، دیکھا تو حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ فَقَامَ اِلٰی طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ یُهَرْوِلُ فَصَافَحَنِیْ وَهَنَّأَنِیْ اس وقت حضرت سیّدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ دوڑتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے اُٹھے) اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے (توبہ قبول ہونے کی) مبارک باد دی۔

مصافحہ کے وقت اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَ لَهُمَا[11] "جب دو مسلمان ملیں تو مصافحہ کریں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد کریں اور اُس سے معافی چاہیں تو اُن کی بخشش کر دی جاتی ہے"۔

مصافحہ کے وقت دُرود شریف پڑھنا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا مِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰهِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَیُصَافِحُهٗ وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِلَّا لَمْ یَتَفَرَّقَا حَتّٰی تُغْفَرَ لَهُمَا ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَأَخَّرَ[12] "جو دو بندے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، جب اُن میں کوئی ایک (دوسرے کو) ملے اور مصافحہ کرے اور دونوں (حضور) نبی (سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پر دُرود شریف پڑھیں، وہ جُدا نہیں ہوں گے مگر اَیسی حالت میں کہ دونوں کے گناہ بخشے گئے ہوں گے"۔

مکمل سلام کیسے ہے؟

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَمَامُ تَحِیَّاتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَةُ[13] "تمہاری آپس کی پوری تحیت (یعنی پورا سلام) مصافحہ ہے"۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں اَلفاظ ہیں: مِنْ تَمَامِ التَّحِیَّةِ الْاَخْذُ بِالْیَدِ[14] "مکمل تحیت ہاتھ کا پکڑنا ہے"۔

مصافحہ کرتے وقت مسکرانا:

حضرت سیّدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

10 بخاری جلد 2 ص 926، تیسیر الباری جلد 8 ص 179۔ 178۔ 11 مشکوٰۃ ص 401، ابوداؤد جلد 2 ص 361، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 99، کتاب الاذکار ص 228۔ 178، کتاب السنی ص 73، حدیث 193، ابویعلیٰ فی مسندہ حدیث 1673، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 432، مرآۃ جلد 6 ص 356۔ 12 کتاب السنی ص 73 حدیث 194، کتاب الاذکار ص 228۔ 13 مشکوٰۃ ص 402۔ ترمذی جلد 2 ص 102، مسند احمد ص 260 مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 ص 432۔ 14 ترمذی جلد 2 ص 102، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 434۔

فرماتے ہیں، سیّدِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا الْتَقَيَا وَتَصَافَحَا وَضَحِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِىْ وَجْهِ صَاحِبِهٖ لَا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ اِلَّا لِلّٰهِ لَمْ يَتَفَرَّقَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا [15] ''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور ہنستے ہیں (خوش ہوتے ہیں) وہ ایسا اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا کے لئے کرتے ہیں تو جب جدا ہوتے ہیں تو اُن کی بخشش ہو جاتی ہے''۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔)

گناہوں کی بخشش کا ذریعہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا مِنَ الْمُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا [16] ''جب کوئی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں تو اُن کے جدا ہونے سے پہلے دونوں بخش دیئے جاتے ہیں''۔

مصافحہ کینہ کو دُور کرتا ہے:

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خراسانی تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تَصَافَحُوْا يَذْهَبُ الْغِلُّ [17] ''آپس میں مصافحہ کیا کرو، کینہ جاتا رہے گا''۔ (حدیث شریف مرسل)

مصافحہ کرتے وقت محبت اور خیر خواہی کا اِظہار:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے ملا۔ آپ ﷺ سے مصافحہ کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) یہ عجمی اَخلاق سے ہے یا اس میں کراہت ہے تو امام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: اِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا وَتَكَاشَرَا بِوُدٍّ وَّنَصِيْحَةٍ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا بَيْنَهُمَا [18] ''جب مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور محبت اور خیر خواہی سے جمع ہوتے ہیں تو دونوں کے گناہ، دونوں کے درمیان جھڑ جاتے ہیں''۔

مصافحہ کی برکت سے قبولیتِ دُعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اِلْتَقَيَا فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَّحْضُرَ دُعَاءَهُمَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يُغْفَرَ لَهُمَا [19] ''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور اُن میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی کا (مصافحہ کے لئے) ہاتھ پکڑتا ہے تو یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر حق ہے کہ اُن دونوں کی دُعا کو قبول فرمائے اور جب دونوں ایک دوسرے کے ہاتھ چھوڑیں تو اُن دونوں کو بخش دیا جائے''۔

آپ ﷺ ہر ملاقات کے وقت مصافحہ فرماتے:

حضرت ایوب بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ عنزہ کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ جب تم سے ملتے تھے تو تم سے مصافحہ فرماتے تھے؟ تو کہا، مَا لَقِيْتُهٗ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِىْ [20] ''کبھی ایسا نہ ہوا کہ میں آپ ﷺ سے ملا ہوں اور آپ ﷺ نے میرے ساتھ مصافحہ نہ کیا ہو''۔

---

[15] الترغیب والترہیب جلد 3 ص 432، مجمع الزوائد جلد 8 ص 37۔ [16] مشکوٰۃ ص 400، ترمذی جلد 2 ص 102، ابن ماجہ ص 271، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 7 ص 99، مسند احمد جلد 4 ص 303۔ 289۔ [17] کتاب الاذکار ص 227، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 434، مشکوٰۃ ص 403۔ نصب الرایۃ جلد 4 ص 121، قرطبی جلد 2 جز 3 ص 199۔ [18] کتاب الاذکار ص 228، مجمع الزوائد جلد 8 ص 37، کتاب السنی ص 73 حدیث 195۔ [19] الترغیب والترہیب جلد 3 ص 432، مجمع الزوائد جلد 8 ص 36۔ [20] مشکوٰۃ ص 402، ابوداؤد جلد 2 ص 361، الترغیب والترہیب جلد 3 ص 434۔

گناہوں کا باقی نہ رہنا:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ صَلَّى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّمَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ [21] ''جو دوپہر سے پہلے چار رکعت پڑھ لے تو گویا اُس نے وہ شب قدر میں پڑھیں اور دو مسلمان جب آپس میں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن کے درمیان کوئی گناہ نہیں رہتا مگر سب جھڑ جاتے ہیں''۔

سو رحمتوں کا نزول:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' راحۃ العاشقین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا الْتَقَى الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ فَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ فَاِنَّ اَحَبَّهُمَا اِلَى اللّٰهِ اَحْسَنُهُمَا بُشْرًا لِصَاحِبِهٖ فَاِذَا تَصَافَحَا نَزَلَتْ عَلَيْهِمَا مِائَةُ رَحْمَةٍ وَلِلْبَادِئِ مِنْهُمَا تِسْعُوْنَ وَ لِلْمُصَافِحِ عَشَرَةٌ [22] ''جب دو مسلمان مرد آپس میں ملتے ہیں' اور اُن میں سے ایک اپنے ساتھی سے سلام کرتا ہے' اُن میں سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو شگفتہ چہرے سے اپنے دوست سے ملتا ہے اور دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو اُن دونوں پر سو رحمتوں کا نزول ہوتا ہے' اُن میں سے پہل کرنے والے پر نوے اور (بعد میں) مصافحہ کرنے والے پر دس''۔

درخت کے پتوں کی طرح گناہوں کا جھڑنا:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَقِيَ الْمُؤْمِنَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَصَافَحَهٗ تَنَاثَرَتْ خَطَايَاهُمَا كَمَا يَتَنَاثَرُ وَرَقُ الشَّجَرِ [23] ''جب ایک مومن دوسرے مومن سے ملے اُسے سلام کہے اور اُس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے تو اُس کی خطائیں ایسے جھڑ جاتی ہیں جیسے (خزاں کے موسم میں) درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں''۔

مصافحہ کرنے والے کے لئے ننانوے رحمتیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سراج السالکین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا وَتَسَاءَلَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا مِائَةَ رَحْمَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ لِاَبْشِهِمَا وَاَطْلَقِهِمَا وَاَبَرِّهِمَا اَحْسَنِهِمَا مُسَاءَلَةً بِاَخِيْهِ [24] ''جب دو مسلمان ایک دوسرے کے حال اَحوال (خیر و عافیت) کے بارے پوچھتے ہیں تو دونوں میں جو زیادہ خوشی' تبسم اور حسنِ اَخلاق اور کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ حال چال پوچھتا ہے اُس کو ننانوے رحمتیں ملتی ہیں''۔

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب مسلمان اپنے بھائی سے ملتا ہے اور اُس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو دونوں کے گناہ اِس طرح جھڑتے ہیں جس طرح خشک درخت کے پتے تیز ہوا سے گرتے ہیں اور اگر اُن کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیئے جاتے ہیں''۔ [25]

جنبی مصافحہ کر سکتا ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں'

[21] مشکوٰۃ ص 403 (بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)۔ [22] الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433' مسند بزار جلد 2 ص 200' مجمع الزوائد جلد 8 ص 37۔ [23] الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433' مجمع الزوائد جلد 8 ص 36۔ [24] الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433' مجمع الزوائد جلد 8 ص 37۔ [25] مجمع الزوائد جلد 8 ص 37' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433' کنز العمال حدیث 25362' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 256 حدیث 6150۔

کہ نبی الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ملے: فَاَرَادَ اَنْ یُّصَافِحَهٗ فَتَنَحّٰی حُذَیْفَةُ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا صَافَحَ اَخَاهُ تَحَاتَّتْ خَطَایَاهُمَا کَمَا یَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ 26 "تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حضرت سیّدنا) حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مصافحہ کرنے کا اِرادہ فرمایا لیکن (حضرت سیّدنا) حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مصافحہ نہ کیا اور عرض کیا' میں جنبی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ اَیسے جھڑ جاتے ہیں جیسے (خشک) درخت کے (خزاں کے موسم میں) پتے جھڑتے ہیں"۔

مسائل مصافحہ:

(1) مصافحہ سنّت ہے۔ (2) ہر ملاقات میں مصافحہ مستحب ہے۔ 27 (3) نمازِ فجر وعصر کے بعد مصافحہ مباح ہے۔ 28 (4) جس طرح فجر وعصر کے بعد مصافحہ جائز ہے اِسی طرح دوسری تمام نمازوں کے بعد بھی مصافحہ جائز ہے۔ اِس لئے کہ اَصلاً مصافحہ سُنّت ہے۔ 29 (5) مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھوں کو ہلانا چاہئے' اِس طرح گناہ گرتے ہیں جیسے درخت کی ٹہنی ہلانے سے پتے گرتے ہیں۔ (6) مسنون یہ ہے کہ پہلے سلام کیا جائے پھر مصافحہ کیا جائے۔ (7) مصافحہ کرتے ہوئے اَنگوٹھے کو دبایا جائے کہ اَنگوٹھے میں ایک رَگ ہے اِس کو پکڑنے سے محبت پیدا ہوتی ہے۔ (8) مصافحہ کرتے ہوئے دونوں ملنے والوں کے ہاتھوں کے مابین کپڑا وغیرہ نہیں ہونا چاہئے۔ 30 (9) نامحرم عورت سے مرد کا مصافحہ کرنا حرام ہے۔ (10) نمازِ جمعہ یا عیدین کے بعد مصافحہ کرنا دُرست ہے۔

☆☆☆

26 مجمع الزوائد جلد 8 ص 37' الترغیب والترہیب جلد 3 ص 433۔ 27 کتاب الاذکار ص 227۔ 28 کتاب الاذکار ص 228۔ 29 کتاب الاذکار ص 228۔ 30 ردالمحتار' بہار شریعت جز 16 ص 103' چھاپ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (البقرۃ:۳)

(اور متقی وہ ہیں کہ) ہم نے اُنہیں جو دیا ہے اُس میں سے
ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں

دین اسلام سے پیار ہے

بفیضان نظر
صوفی باصفا قطب علی، پیر طریقت رہبر شریعت پیر اوج شرافت، زبدۃ العارفین پیکر ارشاد وفا فنا فی الرسول المعروف پے کے چھلکے صوفی
مُنیر احمد یوسفی
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

بفضلہ تعالیٰ عطیات صدقات زکوٰۃ کے صحیح استعمال کے لئے بااعتماد اور فعال ادارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب انجمن اشاعت دین اسلام پنجاب

24 سال سے پنجاب بھر میں دن رات فلاحی کاموں' مدارس و مساجد کی تعمیر و ترقی' نگینہ ہسپتال کے ذریعے غریب و نادار مریضوں کے علاج و معالجہ اور مدارس کے ہاسٹلز میں داخل طلباء و طالبات کی خوراک و تعلیم و تربیت، اصلاح مسلم، دعوت دین کا فریضہ، ایمبولینس سروس' سیلاب متاثرین اور ہر قسم کے ہنگامی حالات میں امدادی کاموں میں پیش پیش ہیں اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہ پر گامزن ہے

منصوبہ جات و خدمات

- مساجد، مدارس
- جامعات و سکول
- فری میڈیکل کیمپ
- فری آئی کیمپ (ششماہی)
- دعوت و تبلیغ
- اشاعت کتب و رسائل
- اجتماعی قربانی پروگرام
- افطار و سحر و اجتماعی اعتکاف
- ایمبولینس سروس
- ہنگامی امداد (برائے قدرتی آفات)
- اجتماع اور محافل کا انعقاد
- غرباء و مساکین کی امداد
- دار الافتاء

پروجیکٹ	تعداد	ماہانہ خرچہ کم و بیش
مساجد	10	دس لاکھ روپے
جامعات (برائے طلباء و طالبات) اور ہوسٹل	16	بیس لاکھ روپے
ایمبولینس سروس	2	پچاس ہزار روپے فی کس
نگینہ ہسپتال	1	تین لاکھ روپے
فری آئی و میڈیکل کیمپوں کا قیام	ششماہی	پانچ لاکھ روپے
افطار و سحر	فی کس	تین ہزار روپے
دعوت و تبلیغ	کتب	ساٹھ ہزار روپے
نگینہ دار ارقم سکول	1	تین لاکھ روپے
غرباء و مساکین کی امداد	عطیات صدقات	پچاس ہزار روپے
طالب علم (کھانا ہاسٹل)	فی کس	چار ہزار روپے

خدمت انسانیت' رضائے الٰہی اور بہترین صدقہ جاریہ کے لئے اپنے
عطیات' صدقات زکوٰۃ اور فطرانہ
نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب
و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کو دیجئے
آپ کے عطیات' صدقات و زکوٰۃ' فطرانہ کے ذریعے یتیموں' بیواؤں' معذوروں اور طلباء و طالبات کی خدمت بہت بڑی سعادت ہوگی۔ آپ یہ عطیات' صدقات اور زکوٰۃ سوسائٹی و انجمن کے بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں براہ راست سوسائٹی کے نمائندے کو جمع کروا سکتے ہیں

منیجنگ ڈائریکٹر
پیر طریقت رہبر شریعت
بشیر احمد یوسفی
0313-3333777

خادم دین اسلام
خلیل احمد یوسفی
0321-8868693

Easy Paisa
اور
Jazz Cash
اکاؤنٹ نمبر
+92320 6000070
+92300 4274936

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: نگینہ سوشل سوسائٹی 051601031842 برانچ چمڑا منڈی کا چھوپورہ لاہور

یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام 050901014603 برانچ شادباغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک کے
اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں IBAN:PK50SCBL 0000001710198101

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0313-3333777,0300-4274936

دارالافتاء یوسفیہ

از قلم: علامہ مولانا حافظ مفتی محمد آصف یوسفی (شیخ الحدیث جامعہ یوسفیہ برائے طلباء)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؀

سوال: بعض لوگ کفِ ثوب کو نماز میں مکروہِ تحریمی کہتے ہیں، بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں، کچھ لوگ شلوار کا نیفا فولڈ کرنے کو کفِ ثوب میں شمار نہیں کرتے، بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز کے اندر فولڈ کریں تو مکروہِ تحریمی اور باہر سے فولڈ کر کے نماز میں جائیں تو کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ شلوار کا نیفا اندر سے باہر کی طرف فولڈ کریں تو نماز مکروہِ تحریمی ہے جبکہ باہر سے اندر کی طرف کریں تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ اسی طرح پینٹ کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پائینچے کو باہر کی طرف فولڈ کریں تو مکروہِ تحریمی ہے اور اندر کی طرف کریں تو مکروہ تنزیہی ہے، آپ اس میں تفصیلی حکم ارشاد فرمادیں۔

سائل: محمد سلمان شاد باغ لاہور

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِیَ النُّوْرَ وَالصَّوَابَ

نماز میں مطلقاً کفِ ثوب مکروہ تحریمی نہیں بلکہ وہ کفِ (فولڈ کرنا) مکروہِ تحریمی ہے جو اسلامی لباس کی وضع قطع کے مخالف ہو، چاہے نماز میں کریں یا پہلے ہی کر کے نماز میں داخل ہوں۔ اسلامی لباس کے متعلق فقہ حنفی کی عظیم الشان کتاب ردُّ المحتار میں ہے: عَلٰی وِفَاقِ السُّنَّةِ بِاَنْ یَّكُوْنَ ذَیْلُهٗ لِنِصْفِ سَاقِهٖ وَ كُمُّهٗ لِرُؤُوْسِ اَصَابِعِهٖ وَفَمُهٗ قَدْرَ شِبْرٍ 1 ''اسلامی لباس کے متعلق سنّت یہ ہے کہ دامن کی لمبائی آدھی پنڈلی تک ہو اور قمیص کے بازوؤں کی لمبائی زیادہ سے زیادہ انگلیوں کے پوروں تک اور چوڑائی ایک بالشت ہو۔

ازار کے متعلق حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُزْرَةُ الْمُسْلِمِ اِلٰی اَنْصَافِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ فِیْمَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْكَعْبَیْنِ 2 ''ازار، شلوار کی لمبائی نصف پنڈلی تک ہے اگر پنڈلی سے ٹخنوں کے اوپر تک ہو تو بھی حرج نہیں''۔

اور عورتوں کے لئے ازار یا شلوار میں پائنچا کی ابتداء ہی ٹخنوں سے نیچے ہے۔ آستین کو فولڈ کرنے کی صورت میں مکروہِ تحریمی کا حکم تب لگے گا جب آدھی کلائی سے زیادہ فولڈ ہو اگر اس سے کم ایک دو بل دے کر فولڈ کیا ہے تو مکروہِ تحریمی نہیں۔ صحاح ستہ میں ہے: شفیع المذنبین حضور سیدنا رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَاَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا 3 ''مجھے سات اعضاء پر سجدہ کا حکم ہوا اور اس بات کا کہ میں بال اکٹھے نہ کروں اور کپڑا نہ لپیٹوں''۔

اعلیٰ حضرت مفتیِ اسلام امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ شریف میں تحریر فرماتے ہیں: تمام متونِ مذہب میں ہے: كُرِهَ كَفُّ ثَوْبِهٖ ''کپڑوں کو لپیٹنا مکروہ ہے''۔ فتح القدیر اور بحر الرائق میں ہے: یَدْخُلُ اَیْضًا فِیْ كَفِّ الثَّوْبِ تَشْمِیْرُ كُمَّیْهِ ''کپڑا اُٹھانے میں آستینوں کا اُٹھانا بھی داخل ہے''۔ دُرِ مختار میں ہے: كُرِهَ كَفُّهٗ اَیْ رَفْعُهٗ وَ لَوْ لِتُرَابٍ كَمُشَمِّرِ كُمٍّ اَوْ ذَیْلٍ ''کپڑا اُٹھانا اگرچہ مٹی کی وجہ سے ہو پھر بھی مکروہ ہے۔ جیسے آستین اور دامن چڑھانا''۔ ردُّ المحتار میں ہے: حَرَّرَ الْخَیْرُ الرَّمْلِیُّ مَا یُفِیْدُ اَنَّ الْكَرَاهَةَ فِیْهِ تَحْرِیْمِیَّةٌ ''شیخ خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اس میں کراہت تحریمی ہے۔

غنیة المستملی (لعلامہ محمد ابراہیم بن حلبی رحمۃ اللہ علیہ) میں ہے: وَیُكْرَهُ اَیْضًا اِلٰی مَا دُوْنَ الْمِرْفَقِ لِاَنَّهٗ كَفٌّ لِلثَّوْبِ وَهِیَ مَنْهِیٌّ عَنْهُ فِی الصَّلٰوةِ لِمَا مَرَّ وَهٰذَا اِذَا شَمَّرَهٗ خَارِجَ الصَّلٰوةِ وَ شَرَعَ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ كَذٰلِكَ اِمَّا لَوْ شَمَّرَهٗ فِیْ

1 ردالمحتار جلد 9 ص 579 مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ۔ 2 ابوداؤد کتاب اللباس باب فی قدر موضع الازار حدیث 4093-4094۔

الصَّلٰوةِ تَفَسُدُ لِاَنَّهٗ عَمَلٌ كَثِيْرٌ '' یہ بھی مکروہ ہے کہ آستین چڑھائی ہو کہنیوں تک یہ کہنیوں کی قید اِتفاقی ہے کیونکہ کہنیوں کے نیچے تک بھی چڑھائی ہو تو بھی کراہت ہے' کیونکہ یہ کپڑے کا اُٹھانا ہے اور یہ نماز میں ممنوع ہے جیسا کہ اِس پر اَحادیث گزری ہیں۔ یہ کراہت اُس وقت ہے جب نماز سے باہر آستین کو چڑھایا تھا اور اُسی حال میں نماز شروع کردی' اگر دورانِ نماز آستین چڑھاتا ہے تو نماز فاسد ہوجائیگی کیونکہ یہ عملِ کثیر ہے''۔

حلیۃ المحلی لعلامہ ابنِ اَمیر الحاج رحمۃ اللہ علیہ شرح منیۃ المصلی لسدیدالدین محمد بن محمد کاشغری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے: يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكْرَهَ تَشْمِيْرُ هُمَا اِلٰى مَافَوْقَ نِصْفِ السَّاعِدِ لِصِدْقِ كَفِّ الثَّوْبِ عَلٰى هٰذَا 4 ''نصف کلائی سے اُوپر تک اُٹھانا بھی مکروہ ہونا چاہیے کیونکہ اِس پر بھی کپڑا اُٹھانا صادق آرہا ہے''۔

اِسی وجہ سے صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کوئی آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو یا دامن سمیٹے نماز پڑھنا بھی مکروہِ تحریمی ہے خواہ بیشتر (نماز سے پہلے) سے چڑھی ہوئی ہو یا نماز میں چڑھائی۔ 5

اِزار' شلوار یا پینٹ جو نصف پنڈلی سے اُوپر تک فولڈ ہو وہ مکروہِ تحریمی ہے یا جو ٹخنوں سے نیچے ہو وہ مکروہ ہے۔ مفتی اِسلام امام احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سوال کا جواب دیا ہے۔

سوال: تہبند کا پیچ کھول کر نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب: اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑا سمیٹنے اور گھرسنے سے منع فرمایا ہے۔ 6

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں' حرج پیچھے گھرسنے میں ہے ورنہ تہبند تو عین سُنّت ہے اور گٹوں سے اُوپر تک ہونا چاہیے۔ اِس سے زیادہ نیچی مکروہ ہے۔ 7

اِس عبارت میں غور فرمائیں کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ٹخنوں سے نیچے تہبند کو مطلقاً مکروہ لکھا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ ''حاشیہ مراقی الفلاح' غایۃ البیان اور فتح القدیر میں ہے کہ کراہت جب مطلقاً بیان ہو تو اُس سے مراد کراہتِ تحریمی ہوتی ہے' ہاں کوئی قرینہ (دلیل) صارفہ ہو تو اور بات ہے۔ 8 ایسے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا۔

سوال: جس عبارت میں صرف لفظ مکروہ ہو تو اُس سے کیا مراد لیا جائے گا' تحریمہ یا تنزیہہ؟

جواب: ہمارے علماء کرام کے کلام میں غالباً کراہت مُطلقہ سے مراد کراہتِ تحریمہ ہوتی ہے مگر کلیۃً نہیں بہت جگہ عام مراد لیتے ہیں۔ 9

فقہاءِ اِسلام کی عبارات سے واضح ہے کہ آستین چڑھانا وہ مکروہ تحریمی ہے جو آدھی کلائی سے زیادہ فولڈ کردی جائے حالانکہ اُس کے لمبا ہونے میں کوئی صریح وعید بھی نہیں اور شلوار' اِزار یا پینٹ جو ٹخنے سے نیچے ہو اُسے اُٹھانا ٹخنے سے اُوپر کرنا یہ بھی مکروہ تحریمی نہیں جبکہ ٹخنے سے نیچے کپڑے کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں کہیں تکبّر کی شرط کے ساتھ اور کہیں مطلقاً۔ نماز ہو یا غیرِ نماز ہر حال میں اِزار' شلوار یا پینٹ ٹخنے سے اُوپر ہونی چاہیے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فَفِي النَّارِ 10 ''ٹخنوں سے نیچے تہبند کا جو حصہ ہے وہ آگ میں ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں کی طرف قیامت والے دن اللہ تبارک تعالیٰ نظرِ رحمت نہ فرمائے گا' نہ

3 بخاری جلد 1 ص 113 قدیمی کتب خانہ کراچی۔ 4 فتاوٰی رضویہ جلد 7 ص 311 طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ 5 بہار شریعت حصہ سوم مکروہات کا بیان مسئلہ 3 مکتبۃ المدینہ۔ 6 فتاوٰی رضویہ جلد 7 ص 385 طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ 7 فتاوٰی رضویہ جلد 7 ص 313 طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ 8 فتاوٰی رضویہ جلد 28 ص 154 طبع رضا فاؤنڈیشن لاہور۔ 9 فتاوٰی رضویہ جلد 23 ص 650۔ 10 بخاری کتاب اللباس حدیث 5787 طبع دار المعرفہ بیروت۔

اُنہیں پاک کرے گا اور اُن کیلئے عذابِ الیم ہے: (1) اَلْمُسْبِلُ اِزَارَهٗ ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا‘ (2) احسان جتلانے والا‘ (3) جھوٹی قسم اُٹھا کر کپڑا فروخت کرنے والا۔ 11

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مَیں سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا وَفِیْ اِزَارِیْ اِسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَاعَبْدَاللهِ اِرْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُهٗ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ 12 ”میرا تہبند کچھ لٹک رہا تھا‘ اِرشاد فرمایا: اے عبداللہ! اپنا تہبند اُونچا کرو مَیں نے اُونچا کرلیا پھر فرمایا: اور اُونچا کرو مَیں نے اور اُونچا کرلیا۔ اِس کے بعد مَیں ہمیشہ کوشش کرتا رہا“۔

حضرت سیّدنا عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کپڑا ٹخنے سے لٹکائے چل رہے تھے‘ سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ وہ عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! یہ کپڑا اِتنا قیمتی نہیں کہ اِس کی وجہ سے تکبر پیدا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا مَیں تمہارے لئے نمونہ نہیں؟ اُنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک کی طرف دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصف پنڈلی تک اِزار مبارک رکھی ہوئی تھی۔ 13

صلح حدیبیہ کے موقع پر جب امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ صلح کی بات کرنے قریش مکہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ کو آپ کے چچا کا بیٹا ملا۔ وہ کہنے لگا مَالِیْ اَرَاكَ مُتَحَشِّفًا اَسْبِلْ وَ كَانَ اِزَارُهٗ اِلٰى نِصْفِ سَاقَيْهِ یہ کیا ہے کپڑا سمیٹے ہوئے ہو؟ ٹخنوں سے نیچے کرو اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ کا تہبند نصف پنڈلی تک تھا‘ (یہ اُس نے اپنے اَنداز‘ رواج کی وجہ سے کہا۔) اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے هٰكَذَا اِزَارَةُ صَاحِبِنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 14 ”(سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِزار (مبارک) اَیسے ہی ہوتا ہے“۔

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ ذی شان ہے: وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ 15 ”اِزار ٹخنوں سے نیچے ہونے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ تکبر کی وجہ سے ہوتا ہے اور متکبر کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) پسند نہیں فرماتا“۔

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی تہبند ٹخنوں سے لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا۔ سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے فرمایا: جاؤ‘ وُضو کرو‘ وہ وُضو کرکے واپس آئے‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ دوبارہ وُضو کرکے آؤ‘ کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی‘ یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُسے وضو کرنے کا حکم کس لئے فرمایا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد مبارک فرمایا: اِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلُ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللهَ جَلَّ ذِكْرُهٗ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ 16 وہ ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور یقیناً جو تہبند لٹکائے نماز پڑھے اُس کی نماز اللہ (تبارک وتعالیٰ) قبول نہیں فرماتا۔

مردوں کا ٹخنوں سے اُوپر اِزار‘ شلوار یا پینٹ رکھنا اِسلامی تہذیب ہے جبکہ ٹخنے سے نیچے غیر اِسلامی اور نصاریٰ ویہود وہنود کا رائج کردہ طریقہ اور اِسلام کے ماننے والوں کو اُن کی مخالفت کا بھی حکم ہے اور ہر اُس کام سے بچنے کا حکم ہے جس میں اُن سے مشابہت ہوتی ہو۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ 17 ”جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے وہ اُنہی میں سے ہے“۔

---

11 صحیح مسلم کتاب الایمان باب بیان غلظ تحریم اسبال الازار۔۔۔۔حدیث 171 ص 58 دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 12 صحیح مسلم کتاب اللباس حدیث 2086۔ 13 مسند احمد جلد 5 ص 364‘ سنن کبریٰ حدیث 9683‘ شمائل ترمذی حدیث 121۔ 14 مصنف ابن ابی شیبہ کتاب المغازی باب صلح حدیبیہ حدیث 38007‘ شمائل ترمذی حدیث 122۔ 15 ابوداؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار حدیث 4084 مکتبہ المعارف الریاض سعودیہ۔ 16 ابوداؤد کتاب الصلوۃ باب الاسبال فی الصلوۃ حدیث 638 مکتبہ المعارف الریاض سعودیہ۔ 17 ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لبس الشھرہ حدیث 4031 مکتبہ المعارف الریاض سعودیہ۔

ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا' عورتوں کو حکم ہے اور اُن کا طریقہ ہے اور ساتھ ہی مردوں کو عورتوں کی مشابہت اور عورتوں کو مردوں کی مشابہت اِختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے لَعَنَ الْمُشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ 18 ''اُن عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کریں اور اُن مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کریں''۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلَّلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ 19 ''ایک آدمی اِزار گھسیٹتے ہوئے جا رہا تھا کہ اُسے زمین میں دھنسا دیا گیا' وہ قیامت تک دھنستا ہی رہے گا۔

مذکورہ اَحادیثِ طیبات سے درج ذیل مسائل اور اَحکام معلوم ہوتے ہیں:

(1) ٹخنوں سے نیچے کپڑا ہونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے'

(2) سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تہبند فولڈ کرتے اور نماز میں بھی ویسے ہی رکھتے۔

(3) کپڑے سے تکبر پیدا ہو یا نہ ہو مسلمان کو چاہئے کہ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ پر عمل کرے۔

(4) ٹخنے سے نیچے شلوار ہوتی ہی تکبر کی وجہ سے ہے جو کہ آج کل فیشن ہے۔ اِس سے صرف خلیفۃ الرسول حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اِستثناء تھا اور وہ عذر جس میں ہو گا وہ بھی اِستثناء کا مستحق ہے۔

(5) ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھ کر نماز پڑھنا کامل نماز نہیں۔

(6) کپڑا نیچے ہونا یہود و نصاریٰ کی مشابہت ہے۔

(7) اور خواتین کی مشابہت ہے۔

اِن تمام مذکورہ اَحادیثِ طیبات میں اِتنے سخت اَحکام جاری فرما کر ٹخنے ننگے کرنے کی اَہمیت کو واضح فرما دیا گیا ہے۔ چاہے حالت نماز ہو یا غیر حالت نماز ہو۔

لہٰذا شلوار' نیفے سے فولڈ کریں یا پائینچے کی طرف سے یا پینٹ پائینچے کی طرف سے فولڈ کریں' یہ مکروہِ تحریمی تب ہو گا جب آدھی پنڈلی سے بھی اُوپر فولڈ کر کے لے جائیں۔ اور اگر اِسلامی وضع پر لانے کے لئے فولڈ کر کے ٹخنے سے اُوپر لے آئیں تو مکروہِ تحریمی نہیں۔ ہمارے عرف میں درزی حضرات چونکہ پائینچے بناتے ہوئے کپڑا اندر کی طرف موڑ کر سلائی لگاتے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ جب شلوار یا پینٹ کے پائینچے موڑیں تو اندر کی طرف فولڈ کریں تاکہ عرف کی موافقت رہے اور نماز سے باہر یا نماز میں ہر وقت ٹخنے ننگے رکھیں۔

18 ابوداؤد کتاب اللباس باب فی لباس النساء حدیث 4097 مکتبہ المعارف الریاض سعودیہ۔ 19 بخاری کتاب اللباس حدیث 5090 طبع دار المعرفہ بیروت۔

امثال القرآن

(قسط 2)

ازقلم: کنیز فاطمہ یوسف (پرنسپل جامعہ یوسفیہ دارِ جمیلہ)

فرعون کی بیوی:

وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَ نَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ o (تحریم:11) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ) نے مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان کی جب اُس نے عرض کی' اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون اور اُس کے عمل سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما''۔

وضاحت:

اِس آیت مبارک میں مسلمانوں کے لئے مثال بیان فرمائی جا رہی ہے کہ انہیں دوسرے کا گناہ نقصان نہیں دے گا۔ اس کا پسِ منظر اور خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو مغلوب کیا تو فرعون کی بیوی آسیہ آپ پر ایمان لے آئیں' فرعون کو خبر ہوئی تو اس نے انہیں سخت سزا دی اور چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا دیئے' سینے پر بھاری چکی رکھ دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈال دیا۔ جب فرعون کی سختیاں بڑھ گئیں تو حضرت سیّدہ آسیہ رضی اللہ عنہا نے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہُ الکریم کی بارگاہ میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنا دے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے اُن کا جنتی مکان اُن پر ظاہر فرمایا اور اُس کی خوشی میں اُن پر فرعون کی سختیوں کی شدت آسان ہوگئی۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون اور اُس کے کفر وشرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے فرعون کے دین والے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما' چنانچہ اُن کی یہ دُعا قبول ہوئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔ (توجس طرح فرعون کے کفر نے حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا کو کوئی نقصان نہ پہنچایا اور اُس کی وجہ سے آپ کو کوئی عذاب نہیں ہوا اسی طرح مسلمانوں کو ان کے رشتہ داروں کا کفر نقصان نہیں پہنچائے گا اور ان کے کفر کی وجہ سے مسلمانوں کو عذاب نہ ہوگا)۔ 1

خاندانِ عمران کی دخترِ مریم:

وَ مَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ o (تحریم:12) ''اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنا دیا) جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اُس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اُس نے اپنے رب کی باتوں اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی''۔

وضاحت:

اِس آیت مبارک میں اس خاتون کی مثال بیان کی جا رہی ہے جن کا شوہر نہیں تھا' چنانچہ اس آیت مبارک کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ تعالیٰ نے حضرت سیّدنا عمران رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت مریم رضی اللہ عنہا کو مثال بنا دیا جنھوں نے اپنی پارسائی کی حفاظت کی اور کسی مرد نے آپ کو نہیں چھوا اور اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم نے حضرت سیّدنا جبریل علیہ السلام کے ذریعے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور اس نے اپنے رب جل وعلاء کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی۔ یہاں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانُہٗ کی باتوں سے وہ شرعی اَحکام مراد ہیں جو اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ سلطانُہٗ نے اپنے بندوں کے لئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے وہ کتابیں مراد ہیں جو اَنبیاء کرام علیہم السلام پر نازل ہوئی تھیں۔ 2

---

1 خازن' التحریم' تحت الآیۃ:11' 4/ 288' جلالین' التحریم' تحت الآیۃ:11' ص466' ملتقطاً۔ 2 روح البیان' التحریم' تحت الآیۃ:12' 10/ 70' خازن' التحریم' تحت الآیۃ:12' 4/ 288' مدارک' التحریم' تحت الآیۃ:12' ص1259' ملتقطاً۔

دانے کی بالی:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ o (البقرة: 261) ''اُن لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اُگائیں ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) اِس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) وسعت والا علم والا ہے''۔

وضاحت:

راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو گنا زیادہ حاصل کرتا ہے اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اُسے اِس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجواد ہے جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرمادے چنانچہ کئی جگہ پر اس سے بھی زیادہ نیکیوں کی بشارت ہے۔

باغ کی مثال:

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ o (البقرة: 265) ''اور جو لوگ اپنے مال اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ) کی خوشنودی چاہنے کیلئے اور اپنے دِلوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے خرچ کرتے ہیں اُن کی مثال اُس باغ کی سی ہے جو کسی اُونچی زمین پر ہو اُس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا پھر اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ جَلَالُہٗ) تمہارے کام دیکھ رہا ہے''۔

وضاحت:

اِس آیت مبارک میں اُن لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے دِلوں کو اِستقامت دینے کیلئے اِخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، اَیسے ہی اخلاص والے مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم اِس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دِل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ فقط مال کی مقدار۔

کھیت سرسبز اور ویران حالت، بارش کا طوفان:

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ o (یونس: 24) ''دُنیا کی زندگی کی مثال تو اُس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اُتارا تو اُس کے سبب زمین سے اُگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے اِنسان اور جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑ لی اور خوب آراستہ ہوگئی اور اس کے مالک سمجھے کہ (اَب) وہ اِس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے اَیسی کٹی

ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔ ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں''۔

وضاحت:

اس آیت مبارک میں اللہ تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم نے اس شخص کے بارے میں ایک عجیب مثال بیان فرمائی ہے جو دُنیا کی لذتوں میں گم ہو کر اپنی آخرت سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ آسمان سے اُترنے والے پانی کی وجہ سے زمین کی پیداوار بہت گھنی ہو جاتی ہے کیونکہ جب بارش ہوتی ہے تو اس کے سبب زمین سے رنگ برنگے پھول، خوبصورت بیلیں، خوش ذائقہ پھل اور ان کے علاوہ طرح طرح کی اَجناس پیدا ہوتی ہیں حتیٰ کہ جب باغات اور کھیتوں کا مالک پھلوں سے لدے ہوئے درختوں اور ہری بھری لہلہاتی فصلوں کو دیکھتا ہے تو خوشی سے پھولے نہیں سماتا، پھر وہ اِس پیداوار سے فوائد حاصل کرنے سے متعلق بڑے بڑے منصوبے بناتا ہے، اُس کا دِل اُن منصوبوں میں ہی مشغول ہوتا ہے اور یوں وہ بالکل غافل ہوتا ہے اور اسی حالت میں اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم دن یا رات میں ان پُرکشش باغوں اور کھیتوں پر ژالہ باری، آندھی یا طوفان وغیرہ کوئی بڑی آفت نازل فرما دیتا ہے جس سے یہ باغات اور فصلیں ایسے تباہ ہو جاتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں اور ان کا مالک حسرت زدہ اور شدید غم میں مبتلا ہو کر بس ہاتھ ملتا ہی رہ جاتا ہے۔ 3

وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا۝ (الکہف: 45) ''اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دُنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اُتارا تو اُس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہو کر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اُڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ) ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے''۔

یہاں دنیوی زندگی کے قابلِ فنا ہونے اور قیامت کے حساب کتاب کے بارے میں سمجھایا گیا ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے حبیب (صلی اللہ علیک وسلم!) لوگوں کے سامنے دُنیا کی حقیقت اِس مثال کے ساتھ بیان کیجئے دنیوی زندگی کی مثال اُیسی ہے جیسے زمین کی ہریالی اور سرسبزی وشادابی جو ہمارے نازل کئے ہوئے پانی کے سبب زمین سے نکلی ہو اور اس پانی کی وجہ سے زمین پر وہ شادابی اور تازگی پھیل جائے لیکن پھر کچھ ہی عرصے کے بعد وہ سبزہ فنا کے گھاٹ اُتر جاتا ہے اور سوکھی ہوئی گھاس میں تبدیل ہو جاتا ہے جسے ہوائیں اِدھر سے اُدھر اُڑائے پھرتی ہیں اور اُس کی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی۔ فرمایا کہ دُنیاوی زندگی کی مثال بھی اَیسے ہی ہے کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اور اُس کا نام ونشان باقی نہیں رہتا، یہی حالت دُنیا کی بے اعتبار حیات کی ہے اِس پر مغرور وشیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں اور یہ سب فنا و بقا اللہ کی قدرت سے ہے۔ 4

کھیت سرسبز اور صحابہ کی مثال:

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــٴَـهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ (الفتح: 29)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے (پیارے محبوب آخری) رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور اُن کے ساتھ والے (صحابہ واہل بیت

3 تفسیر کبیر، یونس، تحت الآیۃ: 24، 6/ 236-237۔ 4 روح البیان، الکہف، تحت الآیۃ: 45، 5/ 249-250، مدارک، الکہف، تحت الآیۃ: 45۔

رضی اللہ عنہم) کافروں پر سخت' آپس میں نرم دِل ہیں۔تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے' سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا' اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) کا فضل ورضا چاہتے ہیں' اُن کی علامت اُن کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔یہ اُن کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور اُن کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔(اُن کی صفات اَیسے ہیں) جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی' کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شَانُہٗ نے مسلمانوں کی یہ شان اِس لئے بڑھائی) تاکہ اُن سے کافروں کے دِل جلائے۔اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) نے اُن میں سے اِیمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے“۔

وضاحت:

اِس آیت مبارک میں خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اَوصاف کا بیان فرمایا' اس کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھیتی سے تشبیہ دے کر مثال بیان فرمائی' مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ اِسلام کی ابتداء اور اس کی ترقی کی مثال بیان فرمائی گئی ہے کہ شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا اُٹھے' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخلص اَصحاب رضی اللہ عنہم کے ذریعہ تقوِیَت دی۔حضرت سیّدنا قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَصحاب کی مثال اِنجیل میں یہ لکھی ہے کہ ایک قوم کھیتی کی طرح پیدا ہوگی' اس کے لوگ نیکیوں کا حکم کریں گے اور بدیوں سے منع کریں گے۔ایک قول یہ ہے کہ کھیتی سے مراد حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اس کی شاخوں سے مراد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور (ان کے علاوہ) دیگر مومنین ہیں۔ 5

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھیتی سے اس لئے تشبیہ دی کہ جیسے کھیتی پر زندگی کا دار و مدار ہے اَیسے ہی اُن پر مسلمانوں کی اِیمانی زندگی کا مدار ہے اور جیسے کھیتی کی ہمیشہ نگرانی کی جاتی ہے اَیسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نگرانی فرماتا رہتا رہے گا' نیز جیسے کھیتی اولاً (مالی طور پر) کمزور ہوتی ہے پھر طاقت پکڑتی ہے اَیسے ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اولاً بہت کمزور معلوم ہوتے تھے پھر طاقتور ہوئے۔(یعنی مال بہت آیا) 6

آیت مبارک کے اِس حصے سے معلوم ہوا کہ جس طرح توریت اور انجیل میں حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف مذکور تھی اَیسے ہی نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مَناقِب بھی تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کھیتی سے تشبیہ اِس لئے دی گئی ہے تاکہ ان سے کافروں کے دِل جلیں۔ 7

درخت جس کی جڑیں مضبوط نہ ہوں:

وَ مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ﹰ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ o (ابراہیم:26) ”اور گندی بات کی مثال اُس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اَب اُسے کوئی قرار نہیں“۔

وضاحت:

اِس آیت مبارک میں مذکور مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ناپسندیدہ بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑوے ذائقہ اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر

5 تفسیر کبیر' الفتح' تحت الآیۃ:29' 10/89' خازن' الفتح' تحت الآیۃ:29' 4/162' مدارک' الفتح' تحت الآیۃ:29' ص1148' ملتقطاً۔ 6 نور العرفان' الفتح' تحت الآیۃ:29' ص822۔ 7 مدارک' الفتح' تحت الآیۃ:29' ص1148۔

سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتیں ہیں یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ 8

زیتون مبارک درخت:

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّ لَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ٥ (النور:35) ''اللہ (تبارک وتعالیٰ جل جلالہ) آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے وہ چراغ ایک فانوس میں ہے وہ فانوس گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اُس کا تیل بھڑک اُٹھے اگرچہ اُسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے اللہ (تبارک وتعالیٰ واجب الوجود) اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ رحیم وکریم) لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ (تبارک وتعالیٰ غفور ورحیم) ہر شے کو خوب جاننے والا ہے''۔

وضاحت:

اہلِ علم نے اِس آیت مبارک میں بیان کی گئی مثال کے کئی معنی بیان فرمائے ہیں ان میں سے دو معنی درج ذیل ہیں:

(1) نور سے مراد ہدایت ہے اور معنی یہ ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہدایت اِنتہائی ظہور میں ہے کہ عالَمِ محسوسات میں اِس کی تشبیہ اَیسے روشن دان سے ہو سکتی ہے جس میں صاف شفاف فانوس ہو اس فانوس میں اَیسا چراغ ہو جو نہایت ہی بہتر اور پاک صاف زیتون سے روشن ہوتا کہ اس کی روشنی نہایت اعلیٰ اور صاف ہو۔

(2) یہ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ اِس کی تفصیل کچھ اِس طرح ہے۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سیّدنا کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اِس آیت مبارک کے معنی بیان کرو۔ انہوں نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک) نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان فرمائی۔ روشندان (یعنی طاق) تو (سیّد کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ شریف ہے اور فانوس قلبِ مبارک اور چراغ نبوت ہے جو کہ شجرِ نبوت سے روشن ہے اور اس نورِ محمدی کی روشنی کمالِ ظہور میں اس مرتبہ پر ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نبی ہونے کا بیان بھی نہ فرمائیں جب بھی خَلق پر ظاہر ہو جائے۔

حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ روشندان تو سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک ہے اور فانوس قلبِ اَطہر اور چراغ وہ نور جو اللہ (تبارک وتعالیٰ معبودِ برحق) نے اس میں رکھا کہ شرقی ہے نہ غربی نہ یہودی نہ نصرانی ایک شجرۂ مبارکہ سے روشن ہے وہ شجرہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کے دِل کے نور پر نورِ محمدی نور پر نور ہے۔

حضرت سیّدنا محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ روشن دان اور فانوس تو حضرت سیّدنا اسمٰعیل علیہ السلام ہیں اور چراغ سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شجرۂ مبارکہ حضرت

8 خازن ابراہیم تحت الآیۃ: 26، 3/ 82 ملخصاً۔

سیّدنا ابراہیم علیہ السلام کہ اکثر انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی نسل سے ہیں اور شرقی وغربی نہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے نہ عیسائی' کیونکہ یہودی مغرب کی طرف نماز پڑھتے ہیں اور عیسائی مشرق کی طرف۔ قریب ہے کہ سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن وکمالات نزولِ وحی سے پہلے ہی مخلوق پر ظاہر ہو جائیں۔ نور پر نور یہ کہ نبی کی نسل سے نبی ہیں اور نورِ محمدی نورِ ابراہیمی پر ہے۔ 9

اِس مثال کی تشریح میں ان کے علاوہ اور بھی بہت اَقوال ہیں۔

اَعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اِس آیت مبارک کا خلاصہ ایک شعر میں سمودیا' چنانچہ فرماتے ہیں:

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا
تیری صورت کے لئے آیا ہے سورہ نور کا

9 خازن، النور تحت الآیۃ: 35، 3/ 354۔

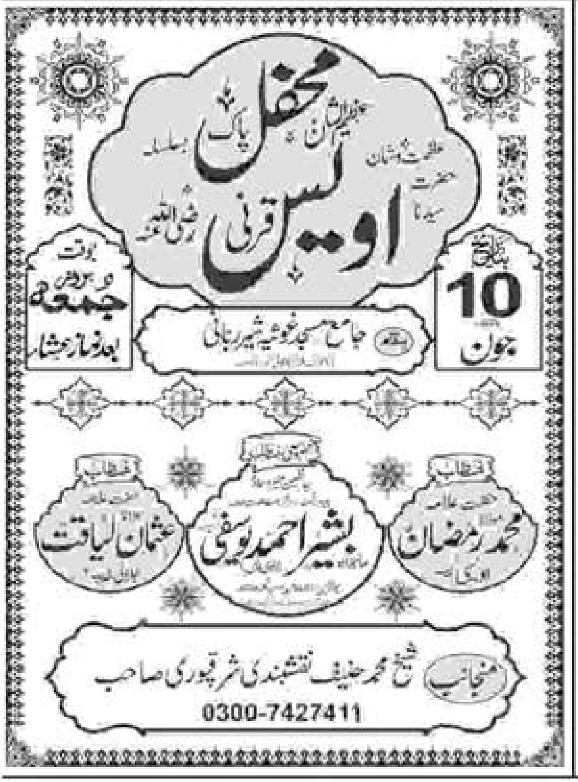

تیرا سالانہ
عرس مبارک
مشائخ عظام، علماء کرام اور
مفتیان دین شرع متین مدظلہم
نورانی خطابات فرمائیں گے
LIVE
nagina tv
فیض نگینہ جاری رہے گا
03 جولائی 2022 اتوار
صبح 9 تا سہ پہر 4 بجے
حضرت
قبلہ حاجی محمد یوسف علامہ مولانا علی نگینہ
منیر احمد یوسفی
خصوصی خطاب
پیر طریقت رہبر شریعت
خلیل احمد یوسفی
محمد شبیر الحق یوسفی و محمد اظہر منیر یوسفی
مبشر خلیل یوسفی و محمد شعبان یوسفی
زیر نگرانی
بشیر احمد یوسفی
0313-3333777
خلیل احمد یوسفی
0300-4274936
شیخ فہد احمد یوسفی
شیخ عقیل احمد یوسفی
جامع مسجد نگینہ
977-A بلاک B-III
گجر پورہ (جائنٹ) اسکیم لاہور
بعد از دعا
خصوصی لنگر شریف کا انتظام ہوگا
منجانب
یوسفی برادران